بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یاحبیب

سنی مناظر علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ علیہ الرحمۃ

شیعہ اثنا عشریہ مرزا احمد علی امرتسری

مرتبہ: مولانا سید ابواحمد فضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعونہ سبحانہ وتعالی

یہ مبارک رسالہ نافعہ عالیہ اہلسنت وجماعت کومسرور کرنیوالا شیعہ اثنا عشریہ کو راہ ہدایت دکھانے والا جسمیں وہ مناظرہ جو حضرت رئیس المناظرین سند المدرسین حامی سنین ماحی فتن علامہ سید ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور اور سرآمدہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ مرزا احمد علی صاحب امرتسری کے مابین موضع معین الدین پور سیداں ضلع گجرات میں ہوا تھا وہ بجنسہ درج کیا گیا ہے۔

مرتبہ

حضرت مولانا مولوی سید احمد فضل حسین شاہ صاحب

فاضل دارالعلوم حزب الاحناف ہند لاہور

پہلی بار اسے

باہتمام اراکین انجمن معین الدین تاجپورہ لاہور سے شائع کیا گیا تھا اب اس کی اشاعت کا اہتمام مکتبہ فیضان اولیاء نے فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم حضرت حجۃ الاسلام قبلہ عالم ماحی بدعت حامی سنت جناب مولانا ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب فقیہ اعظم اور آپ کے صاحبزادگان حضرت مولانا مولوی حکیم حافظ قاری ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں اور استاذ العلماء فاضل نوجوان مناظر بے بدل حضرت مولانا علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مقدس ہستیوں سے ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے فقیر کے حال پر بھی فضل الٰہی ہوا، ان پاک ہستیوں کی برکات سے عرصہ قلیل میں علوم دینیہ سے مالا مال ہوا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

معین الدین پور کے شیعہ حضرات نے کچھ عرصہ سے فتنہ فساد برپا کر رکھا تھا۔ ان کو بار بار تلقین کی لیکن کچھ اثر نہ ہوا بلکہ خاکسار کی سخت مخالفت شروع کر دی قضاء الٰہی سے فقیر کی اہلیہ محترمہ ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بروز پیر رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مولیٰ تعالیٰ غریق رحمت کرے بوجوہ چند مرحومہ کا جنازہ معین الدین پور لے جانا ہوا تجہیز وتکفین سے فراغت ہوئی تو ان حضرات نے پریشان کرنا شروع کیا صبر و شکر سے سب کچھ برداشت کیا۔

پھر ۶، اکتوبر ۱۹۳۲ء بتقریب چالیسواں مرحومہ گیا تو پہلے سے زیادہ مخالفت

پر ان کو کمر بستہ پایا عشاء کے بعد فقیر کا وعظ ہوا سادات کرام نے ان کو بلا کر اختتام وعظ پر راہ راست پر آنے کی ہدایت کی، طویل گفتگو کے بعد مناظرہ کی ٹھہری، دس دن کے اندر تاریخ مناظرہ اور مناظر مقرر کرنے کے معاہدے لکھے گئے لاہور آ کر حضرت استاذ العلما علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب سے عرض کی آپ نے خوشی سے تشریف لے چلنے کا وعدہ فرمایا شیعوں نے معاہدہ تو لکھ دیا لیکن کوئی مجتہد شیعہ علماء احناف کے مقابلے میں آنے کو تیار نہ ہوا آخر مرزا احمد علی امرتسری کے پاس لاہور آئے، قرینہ سے معلوم ہوتا ہے اس نے بھی انکار کر دیا تاریخ مناظرہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ء مقرر ہو چکی تھی لہذا احناف نے بار بار تقاضے کئے کہ شرائط وغیرہ کا جلد فیصلہ کرلو اول میں دغا تو تھا ہی صاف انکار کر دیا فساد کا خوف ہے لہذا مناظرہ مناسب نہیں جب احناف کرام خاموش ہو گئے تو مرزا صاحب سے آ کر عرض کی کہ حضرت قبلہ اگر حضور تشریف نہ لے چلے تو ہمیں منہ دکھانے کی جگہ نہ ملے گی۔ آپ چلیں تو سہی ہم ایسا تقیہ کرتے ہیں کہ آپ ہی کی فتح ہوگی بے ہاتھ پاؤں مارے میدانی ہو کر آ جانا ہم تاریخ مناظرہ تک شرائط کا کوئی فیصلہ ہی نہیں کریں گے نہ وہ اپنے مناظر کو وقت پر لاسکیں گے نہ مناظرہ ہوگا مفت میں میدان خالی پا کر خوب مزے اڑانا بیچارہ احمد علی ان کے جھل میں آ گیا اور معین الدین پور جا دھمکا ادھر احناف کے ساتھ ۲۲ تاریخ دوپہر کے بعد شرائط وغیرہ کا فیصلہ کیا تو انہوں نے گھبرا کر فوراً شیر سادات جناب حسین شاہ صاحب کو مولانا کی خدمت میں روانہ کیا وہ رات آٹھ بجے لاہور پہنچے اور مولانا سے واقعات عرض کئے حضرت علی الفور اٹھے اور عزم روانگی فرمایا حتی کہ ہمرکاب ہونے والے خدام جو منتظر اطلاع تھے وہ تک نہ چل سکے صرف خادم ہمراہ ہوا اور بس۔

ساڑھے نو بجے کی گاڑی سے راتوں رات چل کر راستہ سے مولانا نظام الدین صاحب ملتانی کو وزیر آباد سے ہمراہ لے کر صبح ۹ بجے سے پہلے مناظرہ گاہ میں جا تشریف فرما ہوئے اتنے میں حضرت مولانا حافظ پیر سید ولایت شاہ صاحب بھی گجرات سے معہ خدام تشریف لے آئے مولانا محمد شفیع بھی وزیر آباد سے وقت پر آپہنچے یہاں آ کر معلوم ہوا کہ شیعہ صاحبان کل سے بغلیں بجا رہے ہیں اور حضرت مولانا کے متعلق طرح طرح کی غلط خبریں مشہور کر رکھی ہیں۔ لیکن جب انہوں نے حضرت مولانا کو مناظرہ گاہ میں جلوہ افروز دیکھا تو رنگ فق ہو گئے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ دور دور سے لوگ مناظرہ کی شہرت سن کر آئے ہوئے تھے ہزاروں کی تعداد میں مجمع تھا۔ فقیر نے ان کے ذمہ داروں سے عرض کی وقت ہو چکا ہے اپنے مناظر کو لایئے۔ تو چائے کا بہانہ کیا اصرار کرنے پر مجبوراً حواس باختہ دوڑے ہوئے گئے اور جوں توں کر کے مرزا صاحب کو مناظرہ گاہ میں لے ہی آئے۔ حضرت مولانا نظام الدین صاحب قبلہ نے شرائط مجوزہ پڑھ کر سنائیں جو بعینہ درج ہیں۔

مناظرہ شیعہ اثنا عشریہ اور اہل السنت والجماعت مذہب حنفی

چونکہ موضع معین الدین پور ضلع گجرات میں شیعہ اثنا عشریہ و اہل السنت و الجماعت حنفی کے درمیان اصحاب اربعہ یعنی حضرات ابو بکر، عمر، عثمان اور معاویہ ابن ابی سفیان کے ایمان کے متعلق ہمیشہ اختلاف رہتا ہے، اس لئے ہم فریقین برضا و رغبت اقرار کرتے ہیں کہ اس امر کے متعلق ایک مناظرہ قائم کیا جائے جو موضع معین الدین پور میں ہوگا۔ اس کے شرائط حسب ذیل ہوں گے۔

موضوع مناظرہ مع شرائط

(۱) الف ایمان حضرات اربعہ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ ابن ابی سفیان حضرات اہل السنّت والجماعت حنفی ثابت کریں گے کہ حضرات اربعہ ایماندار تھے۔

ب اہل شیعہ اثنا عشریہ ان کے دلائل کی تردید کر کے ثابت کریں گے کہ یہ حضرات ایماندار نہ تھے۔

(۲) الف اہل السنّت والجماعت حنفی ثابت کریں گے کہ ان کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہے وہ منزل من اللہ ہے اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہوئی۔

اہل شیعہ اس کی تردید کریں گے اور ثابت کرینگے کہ اہل السنّت والجماعت کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہیں ہے اور وہ تحریف کے قائل ہیں۔

ب اسی طرح شیعہ اثنا عشریہ بھی ثابت کریں گے کہ ان کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہے اہل السنّت والجماعت اس کی تردید کریں گے اور ثابت کریں گے کہ شیعہ اثنا عشریہ کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہیں ہے۔

شــــرائــــط

(۱) بتاریخ ۲۳ / ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار ۹ بجے دن سے ایک بجے تک اور بعد نماز ظہر ۲ا بجے دن سے ۵ بجے شام تک اور بصورت ضرورت ۸ بجے شام سے ۱۲ بجے رات تک مناظرہ جاری رہے گا جس میں فریقین مقام مناظرہ سے کسی امر کے لئے بھی اٹھنے کے مجاز نہ ہوں گے۔

(۲) ہر فریق ذمہ دار ہوگا کہ اپنے فریق کو پر امن رکھے اگر کوئی فریق نقض

امن کرے یا اس کے لئے کوشش کرے تو اس فرقہ کا بانی مناظرہ وممبرداران وذمہ داران معتبر دیہہ نقصان کے ذمہ دار ہوں گے جو اس امر کا اقرار لکھ دیں گے۔

(۳) ہر فریق کا ایک مناظر متکلم ہوگا اس کے سوائے میدان مناظرہ میں کسی اور کو کلام کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس فریق کا مقرر کردہ مناظر تاریخ مقررہ پر موضع مذکور میں میدان مناظرہ میں مناظرہ نہ کرے گا۔ اس فریق کی شکست متصور ہوگی اور اسے فریق غالب کا مذہب اختیار کرنا ہوگا۔

(۴) اہل السنّت والجماعت حنفی کی طرف سے جناب مولانا مولوی ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب خلف الرشید حضرت مولانا دیدار علی شاہ صاحب متکلم ہوں گے۔

(۵) کوئی مناظر خارج از مبحث وموضوع کلام کرنے کا مجاز نہ ہوگا جو ایسا کرے گا اس کی شکست متصور ہوگی

(۶) ہر مناظر اپنے دلائل قرآن شریف اور کتب مسلمہ فریق ثانی سے دے گا یعنی اہل السنّت والجماعت حنفی شیعہ اثنا عشریہ کی کتب مسلمہ ومعتبرہ سے استدلال کرے گا اگر کسی کتاب کے متعلق فریق مخالف یہ کہے کہ یہ کتاب پیش کردہ اس کے مذہب کی نہیں ہے تو نزاعی صورت میں کتاب پیش کنندہ یہ ثبوت دے گا کہ واقعی وہ کتاب اس کے مذہب کی مسلمہ ہے اگر کسی حدیث کی صحت وسقم پر نزاع ہوگی تو کتب الرجال وغیرہ سے استشہاد کیا جائے گا۔ جو فریق جس کتاب سے استدلال کرے گا۔ اسے وہ کتاب میدان مناظرہ میں پیش کرنی ہوگی۔

(۷) ہر فریق اپنے مصارف خود برداشت کرے گا۔

(۸) اگر تاریخ مناظرہ سے قبل نقض امن کا احتمال ہوگا تو اس صورت میں فریقین پولیس کی امداد حاصل کریں گے اور اس صورت میں بحصہ مساوی، پولیس کے خرچ کے ذمہ دار ہونگے۔

(۹) فیصلہ مناظرہ اور قیام امن کیلئے فریقین نے مل کر سید حسین شاہ صاحب صوبیدار میجر و سید یوسف شاہ ولد سید اشرف شاہ مرحوم پتی دار ساکنین معین الدین پور منصف مقرر کر دیے ہیں۔ ہر دو منصف میدان مناظرہ میں بانیان مناظرہ نمبرداراں دیہہ و معتبرین پتی داراں دیہہ کی مدد سے امن قائم رکھیں گے کسی مناظر کو موضوع سے باہر نہ جانے دیں گے ختم مناظرہ کے بعد میدان مناظرہ میں ہی فیصلہ منصفانہ سنا دیں گے اور فیصلہ کی ایک ایک نقل ہر فریق کو دیں گے۔

(۱۰) فیصلہ سن کر فریق مغلوب لازم ہوگا کہ فوراً فریق غالب کا مذہب اختیار کرے۔

(۱۱) ابتدائی تقریر کیلئے ہر ایک مناظر کو آدھ گھنٹہ وقت دیا جائے گا اس کے بعد پندرہ پندرہ منٹ وقت ہر مناظر کو دیا جائے گا مناظرہ سے پیشتر مسجد میں کوئی وعظ نہ ہوگا۔

(۱۲) بانیان مناظرہ سید جیون شاہ ولد محبوب شاہ مرحوم و سید حسین شاہ ولد سید محبوب شاہ حنفی ساکنین معین الدین پور ہیں

بانیان مناظرہ منصف صاحبان اور نمبرداران دیہہ و پتی داروں نے اس عہد نامہ کے نیچے اپنے دستخط کر دیے جو حسب ذیل ہیں۔

حسین شاہ صاحب صوبیدار   یوسف شاہ صاحب اعلیٰ نمبردار

جیون شاہ صاحب	رسول شاہ ولد محبوب شاہ
قاسم شاہ ولد حسن شاہ	حسین شاہ پریزیڈنٹ بنک
جیون شاہ ولد محبوب شاہ	حسین شاہ ولد محبوب شاہ
صاحب قاسم شاہ صاحب	

مندرجہ بالا شرائط مجوزہ سنانے کے بعد مولانا نظام الدین صاحب قبلہ نے ایک پر اثر تقریر کی سامعین نہایت خوش ہوئے چونکہ بانیان مناظرہ اور نمبرداروں نے آپس میں پہلے سے طے کر لیا تھا کہ اول بحث قرآن کریم ہوگا۔ اور فریقین کی کتب کی تعیین دونوں مناظر میدان مناظرہ ہی میں کریں گے۔

لہٰذا مولانا نظام الدین صاحب نے شیعہ مناظر سے کتب کی تعیین اور بحث قرآن کریم کو اول رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا لیکن اس نے کتابوں کی تعیین سے بھی انکار کر دیا اور قرآن کریم پر شروع میں بحث کرنے سے بھی لیت و لعل کی، چند منٹ اسی گفتگو میں صرف ہوئے، اتنے میں سامعین میں سے مولوی ابراہیم دیوبندی کھڑا ہوا۔

مولوی ابراہیم: جناب صدر مجھے اگر پانچ منٹ کی اجازت دی جائے تو میں کچھ عرض کروں؟

صدر صاحب: اجازت ہے۔ فرمایئے!

مولوی ابراہیم: حضرت مولنا ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ سے مخاطب ہو کر جناب مولانا صاحب بہتر یہ ہوگا کہ آپ موجودہ قرآن کریم کے متعلق اپنا عقیدہ بیان فرما دیں اور شیعہ مناظر اپنا عقیدہ بیان کرے!

مولانا بہت مناسب ہیں اپنا عقیدہ موجودہ قرآن کریم کے متعلق عرض کرتے

رہا ہوں! (کھڑے ہو کر پبلک کو مخاطب کر کے)

حضرات موجودہ قرآن کریم کے متعلق نہ صرف میرا بلکہ تمام مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم بین الدفتین ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ وہی قرآن عظیم ہے جو سرور انبیاء حبیب کبریا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ بارک وسلم پر نازل ہوا، اس میں کسی قسم کی تحریف وتصحیف تغییر وتبدیل نہیں ہوئی ہر قسم کے تصرف و دست اندازی سے پاک محفوظ ہے میرا اور جمیع اہل السنّت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے اور جو اس قرآن کریم میں تحریف وتصحیف وتغییر وتبدیل کا معتقد ہو یا کمی بیشی کا قائل ہو وہ نہ صرف میرے نزدیک بلکہ کافہ اہل اسلام کے نزدیک کافر مرتد بے ایمان خارج از اسلام ہے۔

(یہ فرما کر مولانا بیٹھ گے مجمع کی طرف سے جزاک اللہ کا نعرہ بلند ہوا مولوی ابراہیم شیعہ مناظر سے مرزا صاحب جس طرح مناظر اہل السنّت نے اپنا عقیدہ قرآن کریم کے متعلق بیان کیا ہے آپ بھی اسی طرح اپنا عقیدہ قرآن کریم کے متعلق بیان کر دیجئے!)

مرزا احمد علی بڑے طمطراق سے جھومتے ہوئے اٹھ کر اس طرح گویا ہوئے:

باللہ العظیم وبرسولہ الکریم۔ میں اللہ واحد لاشریک کو گواہ کرتا ہوں اس کے رسول کو گواہ کرتا ہوں اس کے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں اور سارے مجمع کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا اس قرآن کریم پر ایمان ہے اور یہ منزل من اللہ ہے جو اس کا انکار کرے وہ میرے نزدیک کافر ہے میرا عقیدہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی نہیں یہ بالکل تحریف سے محفوظ ہے اتنا کہہ کر بیٹھ گئے۔

مولوی ابراہیم مولانا سے مخاطب ہو کر بسم اللہ شروع کیجئے!

تقریر اول حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى خُصُوْصًا عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْوَرٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ عَظِيْمِ الرَّجَاءِ عَمِيْمِ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ مَاحِی الذُّنُوْبِ وَالْخَطَاءِ شَفِيْعِنَا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْجَزَاءِ الَّذِیْ كَانَ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيْعِنَا وَكَفِيْلِنَا وَعَوْنِنَا وَمُعِيْنِنَا وَغِيَاثِنَا وَغَوْثِنَا وَمُغِيْثِنَا وَغِيَاثِنَا وَشِفَاءِ صُدُوْرِنَا وَقُرَّةِ عُيُوْنِنَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهِ الْمُجْتَبٰى وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ نساء رکوع ۱۳)

عزیزان گرامی! قبل اس کے کہ میں ان آیات کریمہ کی تفسیر و تشریح کروں لفظی ترجمہ عرض کرتا ہوں اللہ رب العزت جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے:

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے

والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے بھلائی کا وعدہ سب سے فرمایا اور اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔

حضرات! ان آیات کریمہ میں پروردگار عالم مجاہدین اور قاعدین کا ذکر فرمایا ہے یعنی جو لوگ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے میدان جنگ میں جہاد کر رہے ہیں اور وہ لوگ جو بلا عذر گھروں میں بیٹھے ہیں وہ ثواب میں برابر نہیں لیکن مومن ہونے میں دونوں برابر ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: من المؤمنین البتہ مجاہدین کو قاعدین پر فضیلت ہے لیکن ہر دو کیلئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے پس جب رب العزت مجاہدین اور قاعدین کو مومن فرمائے اور جنت کا وعدہ دے اور ان کے بیٹھنے سے درگذر کرے تو مرزا جی آپ کو کیا حق ہے کہ زبان طعن دراز کریں اور ان کو مورد الزام بنائیں اگر حاکم اپنی مجرم رعایا کو معاف کر دے اور اپنے ترحم خسروانہ سے رہا کرے تو پھر کسی کو کیا حق اعتراض ہے بلکہ جو اعتراض کرے وہ دیوانہ ہے یا سرکش ہے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنتی ہیں اور ملاحظہ ہو! اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں۔

عزیز مسلمانو! سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر

امر میں اپنا حاکم جانتی والے خصوصیت سے یہی حضرات اصحاب اربعہ ہیں جنہوں نے اپنا مال ومتاع حضور پر قربان کردیا اپنی جانوں تک سے دریغ نہ کیا اسی وجہ سے قرآن کریم میں ان کے جنتی ہونے کی خوش خبریاں ہیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے مراتب علیا عطا ہوئے رشتے ناطے ہوئے اسلام میں وہ خدمات سرانجام دیں جن کی مثال ملنا مشکل ہے قرآن کریم کے جمع کرنے کا فخر بھی انہی حضرات یعنی صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضوان اللہ علیہم کو حاصل ہوا تمام عالم اسلام کی گردنوں پر ان کے بیشار احسان ہیں جن کا بدلہ قیامت تک امت ادا نہیں کر سکتی۔ لیکن کس قدر مقام حیرت ہے کہ ممنون احسان ہونا تو درکنار ان کو اپنا پیشوا اور مقتداء سمجھنا تو کجا مسلمان کہلا کر آج دشمنان دین ان گرامی قدر ہستیوں کو بے ایمان منافق غاصب ثابت کرنے کے لئے میدانوں میں خم ٹھونک کر مقابلے اور مناظرے کو آتے ہیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں: کہ اگر نعوذ باللہ وہ بے ایمان تھے تو آج روئے زمین پر کوئی ایماندار نہیں، انہی حضرات کی بدولت آج ہم کو ایمان نصیب ہوا، انہی بزرگوں کا جمع کردہ قرآن کریم ہمارے پاس موجود ہے کیا فاضل مناظر کو معلوم نہیں کہ کلام کا معتبر ہونا متکلم وراوی کے معتبر ہونے کی بنا پر ہے لیکن جب آپ کو ان کا ایمان دار ہونا ہی تسلیم نہیں تو پھر قرآن پاک آپ کے نزدیک کس طرح معتبر ہو سکتا ہے؟ مجھے تعجب ہے کہ آپ نے علی الایمان کیسے حلف اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ اس کے رسول محترم ملائکہ مقربین اور تمام حاضرین جلسہ کو گواہ بنانا اور علی روس الاشہاد یہ کہنا کہ میرا اس پر ایمان ہے منزل من اللہ ہے تحریف وتغیر سے پاک ہے محض تقیہ کی بنا پر ہے اور حاضرین کو سخت دھوکا دیا جارہا ہے۔

حضرات! میں سمجھتا ہوں: کہ مرزا صاحب نے قرآن کریم کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے محض تقیہ کی بنا پر آپ لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے کہا ہے ان کا یہ اقرار سراسر جھوٹا اقرار ہے اور ان کی گواہی بالکل جھوٹی گواہی ہے اس کا ثبوت انہی کی کتاب ''الانصاف،، سے لیجئے!

(کتاب الانصاف اٹھا کر اور مرزا صاحب سے مخاطب ہو کر)

مرزا صاحب فرمایئے! یہ آپ ہی کی کتاب ہے یا نہیں؟

(مرزا صاحب نے تسلیم کرتے ہوئے سر کو جنبش دی اور مولانا حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے: حضرات غور فرمایئے!

مرزا صاحب اپنی اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ میں لکھتے ہیں:

''حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلم لیکن یہی ترتیب قرآن ان کی غفلت از اسلام طشت ازبام کرتی ہے اگر وہ حضرت علی کے جمع شدہ قرآن کی رائج کرتے تو ان پر کوئی الزام عائدہ نہ ہوتا۔ ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں اِنَّ ھٰذٰانِ لَسٰاحِرٰانِ موجودہ صرف ونحو کے لحاظ سے غلط ہے،،

اور صفحہ ۱۲۶ پر بڑی جرءت سے لکھ دیا ہے کہ

''ایسا قرآن تو میں بھی بنا سکتا ہوں،، وغیرہ وغیرہ من الخرفات۔

کہئے حضرات! اب تو مرزا جی کی تقیہ شعاری اور دروغ گوئی انہی کی کتاب سے واضح ہو گئی۔ افسوس کا مقام ہے کہ بڑے بڑے فاضل علوم عربیہ کے ماہر دنیا بھر کے ادیب یکتائے زمانہ تو کلام پاک کی فصاحت وبلاغت کو ملاحظہ کر کے اپنے آپ کو عاجز تسلیم کرتے ہوئے بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں: انہ لیس من کلام البشر۔

مرزا جی کی جرءت ودلیری بھی آپ نے دیکھی کہ" ایسا قرآن میں بھی بنا سکتا ہوں"۔ یہ ہے مرزا صاحب کا قرآن کریم کے متعلق ایمان

(مرزا صاحب سے مخاطب ہوکر)

کیوں مرزا صاحب! یہی وہ قرآن حکیم ہے جس پر آپ کا ایمان ہے اور جس کے متعلق آپ نے اتنی عریض وطویل قسمیں کھائیں تھیں؟ خدا و رسول اور ملائکہ وتمام لوگوں کو گواہ کیا تھا کہ موجودہ قرآن کریم تحریف وتغییر، تبدیل وتصحیف سے پاک ہے جو تحریف وتغییر کا معتقد ہو خارج از اسلام ہے۔ کہئے! آپ اپنی تحریر کے مطابق خارج از اسلام بے ایمان ہوئے یا نہیں؟ ع

چھپر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کیا کہنا ہے آپ کی قسموں کا؟ ہم نے پہلے عرض کر دیا تھا کہ آپ کے مذہب نامہذب میں تقیہ اصل ایمان ہے جو تقیہ نہ کرے وہ بے ایمان بے دین ہے، اس لئے آپ کے اپنے مذہب کی تعلیم کی رو سے بنا پر تقیہ قسمیں کھائیں اور حاضرین کو دھوکا دیا۔

شرم! شرم! خدا ایمان دے! حیا دے! کیوں مرزا جی جس قرآن میں موجودہ صرف ونحو کی صدہا غلطیاں ہیں اس پر جناب کا ایمان ہے؟ افسوس صد ہزار افسوس!

• حضرات آپ نے سن لیا، کہ مرزا جی کیا تحریر فرماتے ہیں؟ کیا مرزا جی اپنی تحریر کے مطابق تحریف قرآن کے قائل ہو کر اسلام سے خارج اور بے ایمان نہیں ہوئے (مجمع کا شور) ضرور بے ایمان ہوئے۔ واقعی جھوٹی قسمیں کھا کر ہمیں دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ لعنت ہے ایسے مذہب پر جس میں جھوٹ بولنا ایمان کا جز ہو!

مولانا! ابھی کیا آپ نے سنا ہے؟ اور سنئے! ان کے مذہب کے پیشوا ثقہ

اسلام جن پر ان کے ایمان واسلام کا مدار ہے وہ کیا فرماتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے!

اصول کافی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۳۹ سطر ۲۱ (کتاب الحجۃ)

انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ، عن جابر قال: سمعت ابا جعفر یقول: ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما انزلہ اللّٰہ الا علیّ والائمۃ من بعدہ۔

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ

"تمام قرآن مجید آئمہ کے سوا کسی نے جمع نہیں کیا۔ جابر ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص تمام قرآن کریم کے جمع کرنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور قرآن کو سوائے علی اور ائمہ کے کسی نے نہ یاد کیا اور نہ جمع کیا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔

جناب مرزا صاحب فرمایئے! جب قرآن کریم بجز مولیٰ علی اور ائمہ اطہار کے کسی نے جمع نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے یاد کیا اور جو مدعی ہے وہ جھوٹا ہے تو پھر فرمایئے! موجودہ قرآن کس نے جمع کیا؟! اگر مولیٰ علی اور ائمہ اطہار نے تو پھر صرفی نحوی غلطیاں ہونے کے کیا معنی اور اس کا کیا ثبوت کہ ان حضرات نے جمع کیا ہے؟ اور اگر وہ قرآن آپ کی معتبر روایات کی بنا پر مفقود ہے تو یہ قرآن خلفاء ثلاثہ کا جمع کردہ شدہ ہوا اور اس پر جناب کا ایمان ہے کہ جو تحریف اور تغییر کا قائل ہو وہ بے ایمان تو آپ پکے بے ایمان ہوئے اگر موجودہ قرآن کو آپ مانتے ہیں تو بھی پکے کافر اس لئے کہ یہ قرآن آپ کے مذہب کی رو سے آپ کے ائمہ کا جمع کیا ہوا نہیں ہے اور کذابوں کا جمع کیا ہوا معتبر نہیں۔ بہر صورت آپ پکے کافر ہوئے شعر

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

اور دیکھئے اسی اصول کافی کے صفحہ ۲۶۳ سطر ۲۰ پر لکھا ہے:

عن عبد الله بن سنان عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالی: ولقد عهدنا الی ادم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه وسلم۔

یعنی حضرت عبداللہ بن سنان حضرت ابوعبداللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں آیت کریمہ ولقد عهدنا الی ادم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم کی بابت فرماتے ہیں قسم خدا کی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی: اور موجودہ قرآن میں صرف اتنی ہی ہے ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنسی ۔ سبحان اللہ! جس قرآن میں اس قدر تغییر وتبدیل واقع ہو۔ سطر کی سطر اڑا دی جائے اس کا کیا اعتبار؟ مرزا جی اسی قرآن پر آپ کا ایمان ہے سن لیا۔ آپ کے مقتداء کیا فرماتے ہیں کہ موجودہ قرآن میں زبردست تصرف واقع ہوا ہے اور آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ جو تحریف کا معتقد ہو وہ کافر اور خارج از اسلام ہے، لہٰذا آپ کی زبان سے آپ کے پیشوا یعقوب کلینی بے ایمان اور ایسی کتاب محرف پر ایمان لا کر اپنے پیشواؤں کی تصریحات سے آپ بے ایمان۔

ایں ہمہ خاندان آفتاب است

لیجئے! اور حاضر ہے کافی کلینی فضل القرآن ملاحظہ ہو صفحہ ۶۷۱ میں ہے:

عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الیّ ابو الحسن علیه السلام مصحفا وقال لا تنظر فیه ففتحته وقرأت فیه لم یکن الذین کفروا فوجدت فیها اسم سبعین رجلا من قریش باسمائهم واسماء آبائهم قال فبعث الیّ ابعث لی بالمصحف..........

یعنی احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا ہے: کہ

مجھے ایک قرآن حضرت امام رضا علیہ السلام نے دیا اور حکم دیا کہ اس سے نقل مت کرنا۔ پس میں نے اسے کھولا اور سورۃ لم یکن الذین کفروا تلاوت کی اس سورت میں ستر قریشیوں کے نام معہ ولدیت پائے پس امام صاحب نے کہلا بھیجا کہ وہ قرآن مجھے واپس بھیج دو!

(کتاب کو میز پر رکھ کر)

عزیزانِ گرامی! ان کے بزرگوں کا عقیدہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا اور فاضل مناظر مرزا صاحب کا بھی۔

خداوند قدوس تو فرماتا ہے:

نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝

ہم نے ہی اس کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

ان کے عقیدہ میں خدا بھی حفاظت نہ کر سکا۔ استغفر اللہ!

تعجب تو یہ ہے کہ مرزا جی نے کس برتے پر کہہ دیا کہ ہم اس قرآن کریم کو مانتے ہیں ہمارا اس قرآن پر ایمان ہے جو تحریف کا قائل ہو وہ بے ایمان ہے مرزا صاحب آپ کے حلفیہ بیان اور آپ کی ان تمام عبارات میں تناقض ہے کس کو تسلیم

کیا جائے؟ اصول میں مبرہن ہو چکا ہے:

واذا تعارضا تساقطا واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

پھر اس قرآن کریم سے آپ کو کوئی حق نہیں موجودہ قرآن پر تو بفضلہ تعالیٰ ہمارا ایمان ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان میں آپ کو کلام ہے اب تو اپنا ایمان بھی کھو بیٹھے براہ مہربانی ایمان کی تعریف بھی کر دیجئے! تا کہ آپ کے ایمان کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے۔ قرآن کریم اور احناف کرام کی کتابوں سے نعوذ باللہ صحابہ کبار کو بے ایمان ثابت کرنے کا ذمہ آپ نے لیا ہے لیکن دعویٰ سے کہتا ہوں اگر آپ ایڑی چوٹی کی طاقت صرف کریں اور تمام اکناف عالم سے اپنے حمایتی جمع کر لیں جب بھی آپ ثابت نہ کر سکیں گے۔ یہ قرآن کریم ہمارا ہے آپ کا قرآن تو

''امام غائب کے پاس سر من رائے کے داب میں غائب ہے،،

مرزا جی! نماز کیسی کہاں کا روزہ؟

ابھی تو فکر قرآن میں ہو؟

اور سنئے! ان کے پیشواؤں نے یہاں تک لکھ مارا ہے کہ عہد فاروقی میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے قرآن طلب کیا۔ تو کہا کہ اب تو مجھے بھی اس کے دیکھنے کی اجازت نہیں ان کے نزدیک تقیہ کی لعنت سے حضرت علی بھی نہ بچ سکے۔ پس جس مذہب کی بنا تقیہ (بلا ضرورت شدیدہ جھوٹ بولنا) ہو اور اسلام کے دس حصوں میں سے ایک حصہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ اور نو حصے تقیہ ہی تقیہ ہو، وہاں ایمان کا کیا کام؟ ہر چیز میں تقیہ ہی تقیہ ہے۔

الا لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ

یعنی جو تقیہ نہ کرے وہ بے ایمان ہے۔

خلاصۃ المرام یہ ہے کہ پروردگار عالم جل مجدہ ان آیات مبارکہ میں خلفاء راشدین انصار مہاجرین جملہ مجاہدین وقاعدین کو مژدہ جنت سناتا ہے اور فرماتا ہے:

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

جملہ صحابہ کرام اس کے مصداق ہیں جن کو اللہ جل شانہ لفظ مومنین سے یاد فرماتا ہے اور اس سے پہلے من بیانیہ لایا گیا۔ یعنی قاعدین اور مجاہدین دونوں گروہ مومن ہیں آیت مبارکہ میں گھر بیٹھنے والوں کو بے ایمان نہیں کہا مومن ہی کا لفظ عطا ہوتا ہے، فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ سے فضیلت اخروی یعنی جنت مراد ہے یہ ہے جنت کی ڈگری خدائے تعالیٰ کی عطا کردہ کلا وعد اللہ الحسنیٰ میں کل افرادی ہے۔ جو ہر فرد کو شامل ہے۔

مرزا جی آپ سچ بتایئے! خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنا جان مال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان نہ کیا؟

اپنے نور نظر لخت جگر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صدیق نے حضور کی غلامی میں نہیں دیا۔

حضرت حفصہ کو حضرت عمر نے حضور کی خدمت میں پیش نہیں کیا۔

حضرت معاویہ نے اپنی ہمشیرہ کو پیش نہ کیا؟

کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صاحبزادیاں حضرت عثمان کے نکاح میں نہ دیں؟ کیا یہ فضائل معمولی ہیں؟

پھر کیا وجہ ہے کہ ان سے بغض وعداوت ہے؟

اللہ شرم دے توفیق ایمان دے!

حضرات میں بفضلہ تعالیٰ بیسیوں آیات ایسی پیش کر سکتا ہوں جن میں حضرت رب العزت جل مجدہ ان کے مراتب علیا کو بیان فرماتا ہے۔ غوثیت قطبیت اور ولایت ان کے نقش قدم پر چلنے سے عطا ہوتی ہے۔ غیر مسلموں نے بھی ان کی اسلامی خدمات کا اعتراف واقرار کیا ہے۔ غور کیجئے! کہ اغیار تو ان کے ایمان واسلام کو ثابت کریں اور مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ بے ایمان تھے۔ نعوذ باللہ!

سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ شاندار تبلیغ کا نعوذ باللہ! یہ اثر ہوا کہ آپ کے بعد گنتی کے چار پانچ تو مسلمان رہیں باقی نعوذ باللہ! تمام بے ایمان کافر۔ یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین اور تنقیص شان ہے ایسا عقیدہ دشمن دین اسلام کا ہوسکتا ہے ورنہ مومن کامل کی یہ شان نہیں ایمان تو دراصل اہل السنت والجماعت کا ہے کہ جملہ اصحابہ کرام کو ذرجہ بدرجہ اپنا پیشوا اور مقتداء مانتے ہیں۔

(وقت ختم)

مرتب مناظرہ

مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب کی اس ایمان افروز تقریر کا وہ اثر ہوا کہ چاروں طرف سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی۔ جزاک اللہ کے نعرے بلند ہوئے عجب سماں تھا بیچارے شیعہ چپ چاپ بیٹھے تھے۔ چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اب مرزا احمد علی صاحب مناظر شیعہ کھڑے ہوئے ان کا حلیہ اور شکل وصورت قابل ذکر ہے آپ چھوٹے قد کے داڑھی مشکل سے ایک انگل، عربی جبہ زیب بدن سر پر

ایرانی رومال اور اس کے اوپر بالوں کا رسہ جمائے، آنکھوں پر چشمہ پتھر لگائے، ایک عجب سج دھج سے رونق افروز تھے۔ اگر بھروپیہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا بڑے ٹھسے سے ابدال کرداریوں کی طرح جھومتے ہوئے کھڑے ہوئے اور تقریر شروع کی۔

شیعہ مناظر

رافضی بھائیو! آج شیعہ وسنی کے جھگڑے میں یہاں آنا ہوا۔

مولانا سید احمد صاحب کی ملاقات سے بہت خوش ہوا،

سید صاحب یہ آپ کا گھر ہے این خانہ ماخانہ تست پہلی دفعہ ہے کہ آپ میرے سامنے آئے ہیں۔ مولانا آپ نے موضوع کو ٹالنے کی غرض سے ادھر ادھر کی باتیں شروع کی ہیں اور مجھ پر بے جا حملے کیے ہیں دھوکا دہی کا الزام بھی مجھ پر آپ نے لگایا ہے لیکن خیال رہے۔ جزاء سیئة سیئة جس طرح مولانا علی اپنے دشمنوں کو شربت پلاتے تھے میں بھی آپ کو شربت پلاؤں گا۔ آپ گھبرائیں نہیں ابھی خبر لیتا ہوں۔

شیعہ پارٹی بآواز بلند جزاك اللہ مرزا صاحب فضل پنجتن!

صدر: خاموش! شور وغوغا نہ کرو ورنہ جلسہ سے باہر نکال دیئے جاؤ گے!

نمبرداران وپتی داران سب لوگ خاموش ہو کر سنیں۔ کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہونے پائے!

مرتب۔ اس پر مرزا صاحب بگڑ بیٹھے کہ میرا وقت ضائع ہو گیا میں دس منٹ زائد لوں گا ورنہ تقریر نہیں کروں گا۔ چنانچہ دس منٹ دے دیئے گئے۔

رافضی سید صاحب جی اگر ہم نہ ہوتے تو قرآن نہ ہوتا ابوبکر عمر عثمان بیچارے قرآن کو سمجھتے ہی نہ تھے آج پہلے پہل احمد علی کا مقابلہ ہوا ہے آپ کو پتہ چل جائے گا۔ سنئے قرآن کا یہ بڑا معجزہ ہے کہ اللہ نے امت کے ہر فرد کے ہاتھ میں دیدیا اور فرمایا: اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

ہم نے قرآن کو ابوبکر عمر عثمان کے جمع کرنے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جیسے آفتاب خود اپنی دلیل ہے ایسے ہی قرآن بھی خود اپنی دلیل ہے ہم نہ تو ان کو راوی مانتے ہیں نہ جمع کرنے والے مرزا کو تم نے جھوٹے الزام لگائے ہیں۔ پہلی ہی ملاقات میں یہ تلخی ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ ع

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

میرے بھائیو! دیکھو! اتقان میں عائشہ سے روایت ہے:

کہ قرآن بکری کھا گئی۔

مولانا صدر سے جناب صدر صاحب مناظر شیعہ کو شرائط کی پابندی کی تاکید کیجئے! تفسیر اتقان شافعیوں کی ہے۔ صدر مولانا سے آپ اپنے وقت پر اعتراض کریں اور تقریر میں دخل نہ دیں میں ان کو منع نہیں کروں گا۔ آپ سنتے جایئے!

مرتب مناظرہ

اعلیٰ نمبردار سید جیون شاہ صاحب اور سید یوسف شاہ صاحب کی رضامندی سے محبوب شاہ شیعہ کو صدر بنایا گیا تھا۔ اب چونکہ وہ اپنی ڈیوٹی انجام دینے سے قاصر رہا اور شیعہ مناظر کی حمایت بے جا کرنے لگا۔ تو تمام سامعین کے کہنے سے وہ صدارت

سے برطرف کیا گیا اور مولوی ابراہیم دیوبندی صدر مقرر ہوا اور محبوب شاہ صاحب ایک بنی دو دو گوش جلسے سے باہر تشریف لے گئے۔

صدر مولوی ابراہیم۔ مرزا صاحب شروع کیجئے!

رافضی: قرآن پر ابوبکر، عمر، عثمان کا ایمان نہ تھا منکر قرآن تھے۔ لہذا وہ بے ایمان ہیں۔ مجمع کا شور شرم شرم۔ ایسے ناپاک کلمات کہنے سے زبان کو روکو!

رافضی: میں کھلے میدان میں صحابہ کو بے ایمان منافق کہنے سے نہیں ڈرتا۔ اگر میرا قرآن پر ایمان نہ ہوتا۔ تو میں ضرور اقرار کر لیتا۔ تقیہ کرنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ نے لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ پڑھ کر ٹال مٹول شروع کر دی ہے اس سے ان کا ایمان ثابت نہیں ہوتا۔

میں کہتا ہوں: کہ آپ کا ایمان قرآن پر نہیں۔

دیکھو! فتاوی قاضی خاں میں:

قرآن کو بول سے لکھنا جائز بتایا ہے۔ استغفر اللہ!

ہماری جامع عباسی وغیرہ میں لکھا ہے کہ قرآن کو بغیر طہارت چھونا جائز نہیں اصابہ میں لکھا ہے کہ عثمان نے قرآن کو جلا دیا۔

سید صاحب میں نے حنفیوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ اصحاب کافر منافق بے ایمان تھے۔ آج آپ کی اچھی طرح خاطر داری کی جائیگی پان سپاری حاضر ہے آپ کی کتاب حوادثات روزگار بتا رہی ہے کہ یہ لوگ جنگ احد سے بھاگے معارج النبوۃ میں ہے: یک گروہ فرار گرفتن۔

معلوم ہوا مولا علی کے سوا سب بھاگ کر بے ایمان منافق ہو گئے۔

بھاگنے والے کبھی مومن نہیں ہو سکتے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ان کے حق میں نہیں۔

بلکہ ان کے حق میں مَاْوٰاھُمْ جَھَنَّمُ وارد ہے۔

علی ہمارے ہیں۔

آپ تینوں کے بعد معاویہ اور یزید دونوں کو بھی خلافت کی زنجیر میں جکڑ لو

تقیہ کا ثبوت آپ کی بخاری میں ہے۔ جس کو آج بخار چڑھ گیا ہے، ذرا تیار ہو کر آنا تھا

رافضی کا وقت ختم......مرتب مناظرہ

مرزا صاحب کی اس بیہودہ اور بے تکی تقریر سے حاضرین نہایت برہم ہوئے۔ کوئی دلیل وغیرہ پیش نہ کی محض بھانڈوں (پنڈوں) کی سی کوری باتیں سنا دیں جو اہل علم کی شان کے سراسر خلاف ہے۔ اب مولانا ابوالبرکات صاحب کھڑے ہوئے۔

حضرات گرامی فاضل مناظر مرزا صاحب کی تمام تقریر آپ نے سنی میرے دلائل کا جواب انہوں نے کچھ نہ دیا کس زور سے دعویٰ کیا تھا۔ خدا، رسول، ملائک، حاضرین کو گواہ کر کے حلف اٹھایا تھا کہ میرا موجودہ قرآن پر ایمان ہے لیکن کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے بلا دلیل صحابہ کرام کافر بے ایمان کہتے جاتے ہیں:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

یعنی جو صدق دل سے کلمہ پڑھے اور کلمہ کے دونوں جز پر پورا یقین کرے وہ جنتی ہے۔

لیکن مرزا صاحب محض جنگ سے فرار کو بے ایمانی کا سبب گردانتے ہیں۔ حالانکہ پروردگار عالم ان بھاگنے والوں کی عفو و مغفرت کا اعلان کرتا ہے اور جنت کی بشارت دیتا ہے مگر مرزا جی خدا کے اعلان و بشارت کو باور نہیں کرتے۔ اور کس طرح باور کریں جب موجودہ قرآن حکیم آپ کی کتاب الانصاف کی مدد سے اور آپ کے بزرگوں کی تصریحات کی بناپر محرف و مبدل ہے۔ آپ فرماتے ہیں: لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الخ سے صحابہ کرام کا ایمان ثابت نہیں ہوتا۔

مرزا صاحب! اگر ایمان ہو تو صرف یہی ایک آیت ان کے ایمان ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔

معارج النبوۃ کا حوالہ دیکر آپ نے حاضرین کو دھوکا دیا ہے بحث سے اس کو کوئی علاقہ نہیں تفسیر اتقان کا پیش کرنا بھی فضول اور خلاف شرائط ہے کیونکہ یہ شوافع کی ہے شرائط مجوزہ کو دیکھئے آپ نے تسلیم کیا ہے کہ شیعہ اثنا عشرہ کتب مسلمہ و معتبرہ مذہب حنفی سے استدلال کرے گا۔ پھر بار بار کتب شوافع کا حوالہ دینے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ ان کے واسطے ایک علیحدہ مناظرہ قائم کیجئے پھر ان عبارات کا کافی شافی جواب دیا جائے گا۔ فی الحال میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آپ میں کچھ بھی سچائی ہے تو کتب حنفیہ معتبرہ سے اپنے دعوی کو ثابت کیجئے۔ قاضی خان کی عبارت اول توضیح طلب علاوہ ازیں جواز شرط شفا کے ساتھ مشروط کر رہے ہیں یعنی اگر پیشاب سے آیت کریمہ لکھنے سے شفا متحقق ہو جائے تو جائز اور سب جانتے ہیں کہ شفا یقینی نہیں

بلکہ ظنی ہے بلکہ محرمات میں بالیقین شفا نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

لَا شِفَاءَ فِی الْمُحَرَّمَاتِ

حرام چیزوں میں شفا نہیں

پس جب حرام چیزوں میں بموجب حدیث صحیح شفا نہیں تو امام قاضی خان کا شفا پہ جواز کو معلق کرنا درست ہے اس میں ہرگز بول سے لکھنے کی اجازت نہیں بلکہ ممانعت ہے یعنی اگر شفا ہو تو جائز اور شفا نہ ہو تو ناجائز یہ عبارت قوۃ میں قضیہ شرطیہ کے ہے اور قضیہ شرطیہ میں حکم بین المقدم والتالی ہوتا ہے۔

مرزا جی یہ علمی بحث ہے، آپ کے دماغ و عقل سے بالاتر مضمون ہے میرے خیال میں آپ تو کیا سمجھیں گے آپ کے بزرگ بھی اس نعمت سے محروم ہیں۔ مسئلہ نازک اور دقیق ہے تاہم میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں،

سنئے! جس طرح نحوی شرط و جزا بولتے ہیں۔

مناطقہ مقدم و تالی اپنی اصطلاح میں کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کے جزو اول کو مقدم اور جز ثانی کو تالی کہا جاتا ہے۔

اور صدق تالی صدق مقدم پر موقوف ہوتا ہے جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود میں وجود نہار موقوف طلوع شمس پر ہے اب اگر کوئی شخص شب کے وقت یہی قضیہ بولے تو کیا دن موجود ہو گا؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ طلوع شمس نہیں ہے۔

ایسے ہی قرآن حکیم میں ہے:

لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

یعنی اگر زمین آسمان میں بجز ایک اللہ قدوس کے کوئی دوسرا خدا ہوتا تو نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔

تو کیا اس میں نظام عالم درہم برہم بتایا گیا ہے؟ نہیں بلکہ غیر اللہ ہوتا تو ایسا ہوتا اور غیر اللہ نہیں تو ایسا نہ ہوا۔ یونہی ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ۝

اگر رحمٰن کے ولد ہوتا تو سب سے پہلے پوجنے والا میں ہوتا۔

تو کیا اس میں معاذ اللہ پوجنے کا اعتراف ہے نہیں بلکہ جس طرح ولد ہونا محال اسی طرح اس کا پوجنا بھی محال پس اسی طرح قاضی خان کی عبارت کو سمجھئے اگر شفا ہو تو لکھنا جائز ہے اور شفا کا تحقق محال۔ لہذا لکھنا بھی ناجائز یہ ہے مطلب قاضی خان کا اور یہ ہے طریقہ استدلال کا۔ آپ کو علوم وفنون سے کیا علاقہ آپ تو اردو پھر دو کے رسائل کا مطالعہ کیجئے! حیرت ہے دفتر کے کلرکوں کو بھی مناظرہ کا شوق ہو گیا گھوڑے کے نعل لگائی جاتی تھی، مینڈکی نے کہا میرے بھی ٹھوک دو اع

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل

چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل

اسی قابلیت پر قاضی خان پر اعتراض نظم قرآن میں غلطیاں نکالنے کا دعویٰ۔ آپ کا اور آپ کے بڑوں کا جب قرآن کریم پر ہی ایمان نہیں جو اصل دین اسلام ہے تو پھر قاضی خان وغیرہ کی کیا حقیقت؟

ملاحظہ ہو کافی کلینی صفحہ ۱۷۶ فضل القرآن:

عن هشام بن سالم عن ابی عبد الله عليه السلام قال: ان القرآن الذی جاء به جبرائیل الی محمد صلی الله علیه وسلم سبعة عشرة الف آیة

یعنی امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جبرائیل جو قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔

اور موجودہ قرآن میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آیات ہیں۔

معلوم ہوا ان کے عقیدے میں دو تہائی قرآن ہی غائب ہے۔

پھر اصول کافی صفحہ ۲۶۲ پر یہ الفاظ ہیں:

عن ابی عبد الله عليه السلام قال: نزل جبرائیل علیه السلام علی محمد صلی الله علیه وسلم بهذه الاية هكذا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَافِیْ عَلِیٍّ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔

لیکن موجودہ قرآن میں یہ نام نہیں۔

اور دیکھئے اسی اصول کافی کے صفحہ ۲۶۲ میں ہے:

عن ابی بصیر عن ابی عبد الله عليه السلام فی قول الله عزوجل مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِیْ وِلَايَةِ عَلِیٍّ وَّالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ هٰكَذَا نَزَلَتْ

یعنی یہ اسی طرح نازل ہوئی تھی مگر موجودہ قرآن میں فی ولایۃ علی و الائمۃ من بعدہ ہرگز نہیں ہے۔

حضرات! کیا اتنی روایات معتبرہ سن لینے کے بعد اب بھی کسی کو شک وشبہ ہے کہ مرزا جی اور ان کے پیشوا ومقتدا تحریف وتغییر کے قائل نہیں ہیں؟ ضرور ہیں البتہ

علی کے حلفیہ بیان کی رو سے یقیناً مرزا جی اور ان کے مقتدا بے ایمان کافر ٹھہرے ع

چھپر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا صاحب آپ اصحاب اربعہ کو کافر بے ایمان تو کہتے ہیں پہلے اپنے گھر کی خبر لی ہوتی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں دیکھئے!

نہج البلاغہ صفحہ ۱۰۴ میں ارشاد ہوتا ہے:

اترانی اکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا نا اول من صدقہ فلا اکون من کذب علیہ فنظرت فی امری فاذا طاعتی سبقت بیعتی واذا المیثاق فی عنقی لغیری۔

حضرت مولیٰ علی اپنے شیعون سے فرماتے ہیں:

کیا یہ تیرا گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں قسم بخدا میں ہی ان لوگوں میں اول ہوں جنہوں نے آپ کی تصدیق کی پس میں ہی اول جھٹلانے والوں میں نہیں ہوں بلکہ میں نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو میرا ان کی اطاعت کرنا ان کی بیعت کرنے پر سبقت لے گیا اور میری گردن میں ان کی اطاعت اور بیعت کا پٹہ پڑا ہوتھا۔ سبحان اللہ!

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان کی اطاعت کا دم بھریں آپ کے دل میں اگر مولیٰ علی کے فرمان کی کچھ وقعت ہے تو فوراً توبہ کیجئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی غلامی کا حلقہ ڈال کر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پیرو بنئے اور جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچایئے! اللہ توفیق ایمان دے! آمین! وقت ختم

مرتب مناظرہ

مولانا کے پرجوش بیان سے حاضرین کو ایسا لطف آیا کہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کی صدائیں چاروں طرف سے آنے لگیں۔ اب احمد علی مناظر شیعہ کی طرف ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگے وہ بے چارہ ایسا گھبرایا کہ حواس باختہ ہوئے اردو زبان چھوڑ کر پنجابی شروع کر دی اور پنجابی بھی اس شان کی کہ سامعین نہایت براگیختہ اور بیزار ہوئے چنانچہ ذیل میں بجنسہ درج ہے:

رافضی او سیدو! تساں سنیا ایہہ مولوی کی آ خدا اے۔ ایہہ آ خدا اے۔ چار جنے ابوبکر عمر، عثمان تے معاویہ کلمہ گو ساہن ایس واسطے وہ ایمان دار ساہن کیا تسانوں پتہ نہیں ایس طرح داکلمہ تے سکھ آریہ بھی پڑھدے نے کیا اوہ بھی مسلمان نے۔

ایس طرح داکلمہ پڑھکے بھاویں اللہ، محمد نوں نہ منے تے اوہ مولوی سید احمد دے نزدیک ایماندار اے۔

بھائیو! ایسے طرح دے مسلمان اوہ چار جنے ابوبکر عمر عثمان معاویہ ساہن لیکن میں تسانوں دسناہاں کہ جس طرح سکھ تے آریہ بے ایمان کافر نے اوسے طرح چار جنے بھی کافر بے ایمان نے۔ کیوں بھائیو! ٹھیک ہے نہ۔ استغفر اللہ! استغفر اللہ!

مرتب۔ ان کلمات خبیثہ کو سن کر ایمان والوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور حاضرین کو سخت طیش آیا، ضبط کی تاب نہ رہی، پولیس اور نمبرداروں کے سمجھانے سے خاموش ہو کر بیٹھے اور ان سے کہہ دیا گیا کہ آج صبر و تحمل سے ان کے اقوال خبیثہ اور عقائد باطل سنئے! تا کہ مذہب شیعہ کی حقیقت پر آپ کی پوری آگاہی ہو جائے۔

رافضی مولوی سید احمد جی ایس طرح صاف بیان کرنا چاہیدا اے۔

تسی کسے جگہ نوکری کرلو!

جمعرات دیاں روٹیاں پاڑنیاں چھوڑ دیو!

فیر پچ دی تبلیغ کرو!

او سید دی بیوی فاطمہ دے پترو!

ایہہ مولوی سینوں آکھدا اے کہ مینوں شرم نہیں آوندی!

کیوں بھائیو! کسے دی کھوتی چرائی اے جے مینوں شرم آوے۔

شرم کیہڑی گل دی آوے؟

سید صاحب جی! پہلاں اونہاں جنیاں دا ایمان تے ثابت کر!

کج خدا کولوں ڈر!

اوہ ہر جگہ حاضر ناظر اے۔ کی لوہڑ پایا ہویا ای؟

اینویں لوکاں نوں پیا دھوکے دینا ایں۔

دیکھو! اصابہ دی کتاب اینے بلے بلے کیڈی وڈی معتبر کتاب میں کڈی اے

فیر دیکھو اپنی کتاب اوراق غم ایس دے وچ کی لوہڑ مچایا ہویا ای۔

مینوں آکھدا اے شرطاں تھیں باہر جانا ایں۔

شرطاں تھیں نے توں آپوں ایدھر اودھر پیا جانا آئیں۔

مرتب اس بیہودہ سرائی اور واہیات خرافات سے حاضرین تنگ آ کر کہنے لگے یہ کیا

بیہودہ اور بے ادب مناظر ہے بجز یاوہ گوئی کچھ جانتا ہی نہیں نہ کوئی علمی بات کہتا ہے

مرزا جی کو عذر ہاتھ آ گیا۔ تنگ کر کرسی پر ڈٹ گئے۔

بہتیرا کہا گیا کہ حضرت اٹھ کر اپنا وقت پورا کیجیے!

لیکن مرزا جی ٹس سے مس نہ ہوئے بہت منتیں کیں۔

آخر تیوری بدل کر کہنے لگے نئے سرے سے وقت لوں گا جب اٹھوں گا۔

وجہ کیا ہے؟ جب میری باری آتی ہے تو لوگ باتیں کرنے لگتے ہیں اور میرے دلائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔

خاکسار نے دست بستہ عرض کی: حضور ناراض نہ ہوں آپ دلائل پیش کریں تو لوگ سنیں بھی۔ جناب کی بیہودہ گوئی سے لوگ تنگ آ گئے ہیں لیکن چونکہ آپ کی رضا مندی مطلوب ہے لہٰذا آپ کو بجائے پندرہ منٹ کے بیس منٹ زائد دیے جاتے ہیں خوب دل کی حسرتیں نکالیے! خدا کے فضل و کرم سے آپ سے کچھ نہ ہوگا۔ خیر مرزا صاحب ہمت کر کے اٹھے اور پھر اس طرح گویا ہوئے۔

رافضی۔ صاحبو! میں شرطاں تھیں باہر نہیں جاندا، مسلمہ کتاباں تھیں مراد اہل السنت دے چواں فرقیاں حنفی شافعی مالکی حنبلی دیاں کتاباں نے میں تفسیر اتقان دا حوالہ دتا سی

کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیتی اے کہ قرآن بدلیا ہویا اے۔

عثمان رضی اللہ عنہ داوی ایہہ عقیدہ سی ایہہ دیکھو بخاری دے وچ ہے۔

اتقان نوں وی فیر دیکھ لو! عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیتی اے۔

قاضی خان دی عبارت تسی دیکھ لئی اے۔

او مولوی دیکھ ایس طرح ساہن تیرے وڈے۔

ساڈا وڈا علی اے۔

جس دے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکھیا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

معارج تے اوراق غم تیری کتاب وچ جنگ تھیں بھاگنا ثابت کردا اے

ایسے واسطے اوہ کافر ہو گئے۔

توں کہنا ایں: اوہ مومن سا ہن،

اونہاں دا ایمان تے ثابت کر!

اج احمد علی دا مقابلہ اے، میں جاناں کتھے......

وقت ختم

مولانا برادران اسلام! مجھے تعجب ہے۔ مناظرہ کے لئے مرزا صاحب کیوں تشریف لائے جب ان کو کلام کرنے کی تمیز نہیں اور آپ نے بھی دیکھ لیا آپ کی بدحواسی بھی آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے اردو بولتے بولتے پنجابی بولنے لگے۔ اور وہ بھی ایسی بے تکی کہ خدا کی پناہ: بحث کیا تھا اور کیا کچھ الم غلم کہہ گئے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مجھے آپ حضرات نے کس کے سامنے کھڑا کر دیا مفت میں میرا وقت بھی ضائع ہوا اور آپ حضرات کو بھی تکلیف ہوئی جب بار بار تاکید کر دی گئی ہے کہ کوئی بات شرائط مجوزہ کے خلاف نہ ہونے پائے تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا جی کیوں خارج از بحث لایعنی گفتگو میں وقت ٹال رہے ہیں۔ جناب کے سامنے کافی کلینی کی متعدد عبارات پیش کیں ان کی کتاب انصاف کی عبارت پڑھ کر ثابت کر دیا کہ نہ ان کا

نہ ان کے بزرگوں کا ایمان موجودہ قرآن پر ہے مرزا صاحب نے ان کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ ان کو لازم ہے یا تو صاف اقرار کریں ورنہ ان کتابوں کو حوالہ آگ کریں

اب تفسیر صافی ملا محسن فیض محمد ابن شریف رضی کو بھی ملاحظ فرمائیں!

وہ کہتا ہے:

اقول: المستفاد من مجموع هذا الاخبار وغیرها من الروایات من طریق اهل البیت علیهم السلام ان القرآن الذی بین اظهرنا لیس بتمامه کما انزل علی محمد صلی الله علیه وسلم وماهو موجود محرف وانه قد حذف عنه اشیاء کثیرة من المواضع ومنها اسماء المنافقین فی مواضعها ومنها غیر ذالك وانه لیس علی الترتیب المرضی عند الله وعند رسوله۔

یعنی موجودہ قرآن ویسا نہیں ہے جیسا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں بہت جگہ سے کچھ مضامین حذف کر دیئے گئے اور بہت جگہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام اڑا دیا گیا اور بہت جگہ سے منافقوں کے نام اڑا دیئے گئے اور اس کے علاوہ بہت جگہ تحریف کی گئی ہے اور جس ترتیب پر اللہ رسول کی رضا تھی۔ اس ترتیب پر بھی نہیں ہے۔

اور اسی طرح ابراہیم قمی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے، حضرات کرام اب تو نہایت وضاحت سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ قرآن مجید پر شیعوں کا ایمان نہیں تقیہ کی بنا پر زبانی اقرار کرتے ہیں حلف اٹھا لیتے ہیں اور کتابوں میں ہر طرح کی تحریف وتبدیل کے قائل ہیں ثابت ہوا مرزا جی اور ان کے پیشوا و بزرگ سب کے سب پکے بے ایمان کافر خارج از اسلام ہیں۔

یہ عقیدہ اور دعویٰ اہل بیت کرام کی محبت کا۔

تف ہے ایسے دین پر قاضی خان کا پھر ذکر کیا ہے حالانکہ خوب تسلی کردی گئی ہے قرآن کریم سے قضیہ شرطیہ کی مثالیں دیکر سمجھا دیا ہے اب بھی اگر نہیں سمجھا تو لاہور میرے پاس تشریف لائیے پڑھادوں گا اوراق غم کا بار بار حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ یہ میری تصنیف شدہ ہے اگر یہ ثابت کریں کہ اوراق غم میری تصنیف ہے تو ابھی ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں ہمت ہے تو آیئے ثابت کیجئے! علاوہ ازیں جو عبارت آپ نے پیش کی ہے وہ آپ کیلئے ہرگز مفید نہیں اس میں یہی تو ہے کہ ایک گروہ میدان جنگ سے بھاگ گیا اس کا جواب پہلی تقریر میں دے دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا اور سب کو جنت کا وعدہ فرمایا لیکن آپ وہی بے سُری الاپ رہے ہیں جس بات کا کئی مرتبہ جواب دے دیا گیا اس کی رٹ لگانے سے کیا فائدہ؟

ہاں اس کی تردید کیجئے! اس پر نقض ومنع وارد کیجئے!

محض ادھر ادھر کی باتیں بنا کر اپنا وقت پورا کرنا آپ کی بین شکست ہے

اتقان بخاری وغیرہ کے متعلق بار بار کہا جاچکا ہے کہ ان کا پیش کرنا شرائط کے خلاف ہے جب طے ہو چکا ہے کہ کتب احناف سے استدلال کیا جائے گا تو پھر کیوں شوافع کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں۔

پھر توجہ دلاتا ہوں کہ میرے پیش کردہ دلائل یا تو منظور کیجئے!

یا ان کی تردید کیجئے، اور بیہودہ و فحش کلامی سے اجتناب کیجئے!

وقت کا ضائع کرنا بڑا گناہ ہے۔

قاضی خان کی عبارت پر تو آپ نے بے سوچے اعتراض جڑ دیا اپنے گھر کی

تو خبر لیجئے! سنئے!

حضرات! ان کے عقیدے سے نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو بھی جہالت ہوتی ہے اور تمام انبیاء نے اس امر کا اقرار کیا ہے۔

دیکھئے اصول کافی کلینی صفحہ ۸۶ سطر ۱۲ میں ہے:

عن الرضا، یقول: ما بعث اللہ نبیاقط الا بتحریم الخمر وان یقرّ للہ بالبداء

ان کی فقہ شریف کے مسائل بھی ملاحظہ ہوں!

فروع کافی کلینی جلد اول صفحہ ۴ اور جلد دوم صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے:

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن الدلک

قال: ناکح نفسہ لا شیٔ علیہ

اور اسی قسم کی خرافات مذہب شیعہ کی بکثرت ہیں۔

لیکن حیا مانع ہے کہ ان کو بیان کیا جائے مرزا جی پھر نہ کہنا کہ ہم قرآن پاک کو مانتے ہیں اور ادب کرتے ہیں آپ نے قرآن پاک کو خوب مانا اچھا ادب کیا کہ اس میں صدہا صرفی نحوی غلطیاں ہیں اور میں بھی ایسا بنا سکتا ہوں! یہ ہے آپ کا ادب اور یہ ہے آپ کی طہارت اور تہذیب۔

اب انشاء اللہ العزیز بعد نماز ظہر کچھ عرض کروں گا۔ **وقت ختم**

مرتب حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب قبلہ تو نماز کی تیاری کرنے لگے اور احناف کرام بھی وضو وغیرہ میں مشغول ہوئے ادھر مرزا صاحب بدستور کرسی پر بیٹھے

رہے کسی نے کہا آپ بھی نماز وغیرہ سے فارغ ہولیں۔ ڈھائی بج چکے ہیں کہنے لگے
دیکھا جائے گا لاہور چل کر پڑھ لیں گے جب حواریوں نے سمجھایا کہ حضور ہمارا کالا منہ
ہوگا لوگ کہیں گے بے نماز ہے خیر سمجھا بجھا کر مرزا صاحب کو نماز کے بہانے سے کسی
مکان میں لے گئے اور کھانا حاضر کر دیا کھانے وغیرہ سے فراغت پا کر دم لینے لگے۔
شیعہ کارکنوں نے مرزا صاحب سے گذارش کی کہ ہمارا تو آپ نے بیڑا غرق کر دیا ہے
ہمیں اب منہ دکھانے کو جگہ نہیں ملے گی۔ مناسب یہ ہے کہ اب مناظرہ نہ ہو شامت
اعمال سے کسی نے کہہ دیا کہ اگر میدان مناظرہ میں نہ گئے تو اور غضب ہوگا لوگ کہیں
گے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے عجب مصیبت کا سامنا ہوگا۔

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

آخر دم دلاسا دے کر مرزا صاحب کو آمادہ کر ہی دیا اور وہ مناظرہ گاہ میں
رونق افروز ہو گئے اتنے میں فریضہ ظہر ادا کرنے کے بعد مولانا صاحب مدظلہ کھانا وغیرہ
تناول فرما چکے تھے لہٰذا اٹھ کر مناظرہ گاہ میں تشریف لائے تو اللہ اکبر کے نعرے بلند
ہوئے، اور مناظرہ شروع ہوا اور اب پہلی تقریر مرزا احمد علی نے کی اس وقت کا صدر
جلسہ باتفاق حوالدار صاحب پولیس مقرر ہوئے اور ابراہیم دیوبندی کو ہٹا دیا گیا۔

رافضی۔ او بھائی جنیو! ساڈا موضوع تے چار جنیاں دا ایمان سی اوس نے چھڈ کے
مولوی سید احمد صاحب قرآن دی طرف گئے اینویں وقت ضائع کردتا۔

میں لکھ واری اونہاں نوں کافر آکھاں گا۔

ایس مولوی نوں میں اچھی طرح ثابت کردتا پر ایہہ نہیں مندا۔

الٹا میرے اُتے الزام لاندا اے کہ میں قرآن دا منکر آں۔

میں اتقان تفسیر دا حوالہ دتا لیکن ایہہ آکھدا اے ایہہ شافعیاں دی اے۔

اوراق غم ایس دے بھائی دی کتاب اے۔ خود مولوی سید احمد نے پچھے تقریظ لکھی اے۔

کیوں بھائی سید احمد ہن ٹھنڈ پی اے؟

کیا تہاڈے گھر وچ چار مذہب نے تیرا بھائی دی حنفی نہیں؟

قرآن تے تیرا ایمان نہیں؟

پہلاں تسی بسم اللہ نوں آکھدے اوایہہ قرآن دی آیت نہیں۔

جنگ احد وچوں اصحاب نس گئے ایس واسطے کافر ہوئے۔

مومناں دا کم نسناں نہیں۔

علی تے عباس نے عمر نوں ظالم آکھیا۔

اوس تے جنت حرام ہے، ابوبکر نوں دی غاصب آکھیا۔

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸، وچ ہے

فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ.

یعنی اونہاں دے دل سخت ہو گئے اور بہتے اونہاں وچوں فاسق نے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ.

ثابت ہو یا اوہ فاسق منافق سا ہن

فیر اللہ جہندا اے

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

عمر نے ایسی حکم دا خلاف کر کے اپنی رائے نال متعہ حرام کیتا تے کافر ہو گیا۔

دیکھو بخاری نوں! اگر ایمان والے ہندے اللہ رسول دی محبت ہوندی تے

جنگ وچوں نہ نسدے۔

وقت ختم

مولانا حضرات گرامی! فاضل مناظر اب تک موضوع سے خروج کر رہے ہیں ابتدائی موضوع قرآن کریم تھا شیعہ اثنا عشریہ کی معتبرہ ومسلمہ کتابوں سے بفضلہ واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کا قرآن کریم پر ایمان نہیں مرزا جی بجائے جواب دینے کے بحث سے اب تک دور رہے اور شرائط کی پابندی نہ کی کبھی جنگ احد کا ذکر کر کے بھاگنے کو علامت نفاق و کفر بنایا۔

اوراق غم جو ایک تاریخی کتاب ہے اس کو قرآن وحدیث کے مقابلے میں پیش کیا کبھی متعہ کا ذکر شروع کر کے وقت بیکار کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں خرافات ناپاک اور گندے الفاظ بول کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا۔ آپ پر مرزا جی کی حقیقت اسلام ظاہر ہو گئی ہے کوئی دلیل اب تک پیش نہیں کر سکے جن کتابوں کا حوالہ دیا اور احناف کی نہیں شوافع کی ہیں ان کا پیش کرنا شرائط مجوزہ کے خلاف اور اصول مناظرہ کے بالکل برعکس ہے وہ دعوی زور شور کا کہاں گیا کہ کتب حنفیہ سے استدلال کروں گا۔

بفضلہٖ کتب حنفیہ سے ان کو بجز ناکامی کچھ حاصل نہ ہو گا۔

قرآن کریم کے متعلق کافی سے زیادہ دلائل وبراہین پیش کر چکا ہوں ضمنا

صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم کا ذکر خیر بھی ہوا قرآن پاک کی آیات اور مولی علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے ان کا ایماندار اور جنتی ہونا ثابت ہو گیا۔

لیکن اب مخصوص طور پر قرآن حکیم اور ان کی معتبرہ و مسلمہ کتابوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ایمان کامل اور ان کے فضائل و مراتب کو ثابت کرتا ہوں اور جن آیتوں کو لے کر مرزا جی بزعم خود صحابہ کرام کو منافق کہتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ان ہی سے ان کو مومن کامل ثابت کرتا ہوں مولی تعالیٰ ان کو مومن کے معزز لقب سے نوازتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

(پارہ ۴ آل عمران / رکوع ۷)

ترجمہ یہ ہے:

بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بیشک اللہ تعالے نے انہیں معاف فرمایا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

سبحان اللہ! حضرات آپ نے سن لیا۔ اللہ تعالی رحیم و کریم نے ان کو معافی کر کے ڈگری عطا فرمادی۔ افسوس ہے مرزا جی کا خداوند کریم کے ساتھ مقابلہ ہے بادشاہ اپنی رعیت کے قصور کو الطاف خسروی سے بخش دیتا ہے معاف کردیتا ہے پھر کس کو کیا حق حاصل ہے کہ ان کو قصوروار ٹھہرائے مرزا جی کو کیا تکلیف ہوئی کہ اب بھی ان سے خواہ مخواہ بغض رکھتے ہیں عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ خداوند کریم نے ان کو معاف کردیا واضح

ہے اور ملاحظہ ہو!

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْہِمْ وَاَثَابَہُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَہَا وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (پارہ ۲۶ سورہ فتح / رکوع ۱۱)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

حضرات اس آیت مبارکہ میں رب العزت اپنی رضامندی ان لوگوں سے ظاہر فرماتا ہے جنہوں نے مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بیعت کرنے والوں میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ شریف میں تھے۔ لہٰذا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا اور دوسرے دست مبارک سے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت لی۔ سبحان اللہ۔ کیا مرتبہ عالی ان کا ثابت ہوا مولیٰ تعالےٰ نے ان سے رضامندی ظاہر کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت قبول فرمائی۔ مرزا جی اب بھی ناراض ہیں اور سنیئے! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَہَاجَرُوْا وَجَاہَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۞

اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی

سبحان اللہ۔ آفتاب نیم روز کی طرح صحابہ کرام مہاجرین وانصار اور مجاہدین کا جنتی ہونا ثابت ہو گیا ان کو کافر منافق کہنے والے کا ٹھکانا بلاشبہ جہنم ہے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ

صحابہ کرام کے آپس میں وہ تعلقات تھے کہ شاید وباید۔ چنانچہ مولی علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا۔ اگر بقول تمہارے وہ کافر ومنافق تھے تو کیا شیر خدا مولی علی کی یہی شان ہو سکتی ہے کہ اپنی لڑکی کافر کے نکاح میں دیں۔ سخت شرم کی بات ہے یہ عقیدہ اور دعوی محبت اہل بیت۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر باہم شیر وشکر تھے۔ نکاح کا ثبوت انہی کی معتبر کتابوں سے دے سکتا ہوں لیکن افسوس تو یہ ہے کہ مرزا جی مبحث سے گریز اور شرائط مجوزہ سے عدول کئے جاتے ہیں اور میرے دلائل وبراہین سن کر کوئی نقض ومنع وارد نہیں کرتے۔ دلائل کی طرف سے محض سکوت ہے اور بقاعدہ السکوت فی معرض البیان بیان گویا تسلیم کرتے ہیں لیکن مرزا جی علی الاعلان کیوں نہیں کہتے کہ یہ دلائل صحیح ہیں اور بیشک ہمارے مذہب اثنا عشری کی معتبر ومستند کتابوں میں یہی لکھا ہے جو مولوی سید احمد سنا رہے ہیں لیکن یہ خیال ہے کہ میں اگر اعلانیہ تسلیم کرتا ہوں تو اپنی جماعت میں شرمندہ وذلیل ہوتا ہوں ساری جماعت کی ناک کٹتی ہے لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ ساری جماعت آپ کی کمزوری اور ہٹ دھری محسوس کر رہی ہے۔ وقت ختم

مرتب۔ سامعین کی طرف سے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہوئیں اور مولانا بیٹھ گئے۔

رافضی۔

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

او مولوی! توں کہندا جاناں ایں۔

میرا ایمان قرآن تے نہیں۔

اج میں تینوں خوب رگڑاں گا۔

حاضرین: بکواس مت کرو!

ورنہ ابھی مرمت کردی جائیگی۔

انسانیت سے گفتگو کرو!

ہم بہت ضبط کررہے ہیں۔

صدر: مرزا جی! معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے ہتھکڑی ڈالنی پڑے گی۔

اس بیہودگی کو چھوڑ دیجئے! سمجھ لیا؟

رافضی نہیں بھائیو! مینوں ایس نے بڑا طیش دتا اے

اہل بیت تے ایس نے بڑا بھاری حملہ کیتا اے۔

میں ایس نوں اچھی طرح سدھے راہ تے لیاواں گا۔

او مولوی! توں ثابت کر کہ ایہہ جنے جنگ وچوں نہیں نسے۔

جہان کتاباں دا حوالہ میں دتا اے سب حنفیاں دیاں معتبر کتاباں نے
اسے فقہ باقی اے، چواں مذہباں دے عقیدے بیان کراں گا۔

تیرا بھائی اوراق غم وچ لکھدا اے جنگ احد وچوں ایہہ نس گئے۔

جنگ حنین وچوں بھی نسے۔

حضرت علی نہیں نسے۔

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

دی وجہ نال عمر متعہ نوں حرام کر کے ظالم ہویا

بخاری نوں دیکھ اج بخار ہو گیا، سوا صابہ نوں دیکھو!

عثمان نے مروان نوں میر منشی بنایا۔

جس دے باپ نوں حضور نے باہر کڈھ دتا سی۔

عثمان نے بلا کے لوہڑ مچایا۔

کافر ہویا کہ نہ۔

توں سید ہو کے سید احمد اخوا کے کہنا ایں علی نے اپنی لڑکی عمر نوں دتی استغفر اللہ!

کیڈی وڈی گستاخی، او سید و دیکھو! کیڈا ظلم ہویا اے۔

ہن تسیں اپنیاں لڑکیاں دو جیاں قوماں نوں دیا کرو!

او سید ہو کے ایہہ گلاں سندے او۔

معلوم ہوندا اے تسیں سید ای نہیں۔

سیدزادی دا نکاح عمر نال توبہ توبہ کیڈا الزام تے افتراء اے

کے جگہ نکاح دا ذکر نہیں اوہ تے ابوبکر دی لڑکی سی۔

علی نے ابوبکر دی بیوی اسماء نال نکاح کیتا سی۔

اسماء وچوں ابوبکر دی لڑکی ام کلثوم نال عمر نکاح کیتا سی۔

ذرا پڑھ کے آؤ مولوی جی وٹوانیاں چھڈ دیو! وقت ختم

مولانا برادران اسلام! آپ پر خوب واضح ہو گیا ہے کہ مرزا جی کا سودا بک چکا ہے اب محض بیہودہ گوئی سے وقت ضائع کر رہے ہیں موضوع کیا تھا اور اب متعہ پر بحث شروع کر دی ہے میں موضوع سے خارج گفتگو کرنا معیوب سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ پر حقیقت متعہ ظاہر کی غرض سے انہی کی معتبر کتابوں سے حرمت متعہ ثابت کرتا ہوں۔

ان کا یہ کہنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے متعہ حرام کیا سراسر غلط ہے بلکہ حضرت رب العزت نے اس کو حرام کیا ملاحظہ ہو!

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی لونڈیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

حضرات قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ اپنی منکوحہ اور اپنی مملوکہ لونڈی کے علاوہ جو طریق مباشرت بھی اختیار کیا جائے وہ حرام ہے اور ظاہر ہے کہ متعہ کرنے کے لئے نہ یہ شرط ہے کہ اپنی لونڈی ہو یا زوجہ ہو۔

اس سے تو خود انتفاع اور استمتاع حاصل ہے متعہ مروجہ شیعہ تو خالص زنا ہے چنانچہ متعہ کی حقیقت مذہب شیعہ میں یہ ہے کہ اس میں گواہوں کی بھی ضرورت نہیں تو ریث بھی نہیں تعداد بھی معین نہیں جتنی عورتوں سے چاہے کر سکتا ہے اور جس طرح زنا میں خرچی مقرر اور وقت مقرر کیا جاتا ہے یوں ہی پیشہ ور عورتوں کی طرح اس میں بھی وقت وغیرہ مقرر کیا جاتا ہے اور جس طرح زنا کار عورتیں بازاروں میں پھرتی ہیں اسی طرح ممتوعہ عورت کو پردہ کی ضرورت نہیں متعہ برائے نام ہے ورنہ حقیقت میں زنا ہے بازاری عورت کی خرچی دو چار روپیہ سے کم نہ ہو گی لیکن متعہ کے لئے ایک مٹھی بھر گیہوں کافی ہے۔ دیکھئے! فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۳۔

عن الاحول قال: قلت: لابی عبد اللہ علیہ السلام ادنی ماتزوج بِهِ الْمُتْعَةَ قَالَ: كَفٌّ مِنْ بُرٍّ۔

حضرات شیعہ نے متعہ کے متعلق ایک عجیب صورت پیدا کی ہے ایک ہی عورت سے ایک ہی رات میں دس بیس آدمی مل کر متعہ کریں اور یک بعد دیگرے سب اس سے ہم بستر ہوں اگرچہ اس عورت کا حیض بند ہو چکا ہو یعنی بوڑھی ہو۔

چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مصائب النواصب میں لکھتا ہے:

واماثانیا فلان مانسبه الی اصحابنا من انهم جوزوا ان یتمتع الرجال المتعددون لیلا واحدة من امرءة سواء کانت من ذوات الاقراء ام لا

فسمتا خان فی بعض قیوده وذالك لان الاصحاب قد خصوا ذالك بالأیسة لا بغیر ها من ذوات الاقراء۔

یعنی جو ہمارے اصحاب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اس بات کو جائز رکھتے ہیں کہ بہت سے اشخاص ایک رات میں مل کر ایک عورت سے متعہ کریں وہ حیض والی ہو یا آیسہ ہو سو اس میں خیانتاً بعض قیود چھوڑ دی گئی ہیں کیونکہ ہمارے اصحاب نے اس کو اس عورت کے ساتھ مختص کر دیا ہے جس کو حیض نہ آتا ہو نہ یہ کہ جس سے چاہے متعہ کرے حیض آتا ہو یا نہ۔

حضرات! کتنی بے حیائی کا فعل شیعہ حضرات جائز رکھتے ہیں اس سے بھی زیادہ بیہودہ روایت سنئے! جس میں ائمہ اطہار کی بے حد ہتک و توہین کی ہے۔

فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ میں ہے:

جاء عبد اللہ بن عمیر اللیثی الی ابی جعفر فقال: له ماتقول فی متعة النساء؟ فقال: احلها اللہ فی کتابه وعلی لسان نبیه فهو حلال الی یوم القیامة فقال: یا اباجعفر مثلك یقول هذا وقد حرمها عمر ونهی عنه فقال: وان كان فعل فقال: اعیذك باللہ من ذالك ان تحل شیئا حرمه عمر قال: فقال له فانت علی قول صاحبك وانا علی قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فهلم الاعند فان الاول ماقال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وان الباطل ما قال صاحبك قال فاقبل عبد اللہ بن عمیر فقال ایسرك ان نساءك وبناتك واخواتك وبنات عمك یفعلن قال فاعرض عنه ابو جعفر علیه السلام حین ذکر نساءه وبنات عمه۔

یعنی ابن عمیر لیثی نے امام باقر علیہ السلام سے متعہ کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا خدا نے اس کو اپنی کتاب میں اور رسول کی زبان سے حلال کیا ہے پس وہ قیامت تک حلال ہے۔

ابن عمیر نے کہا: آپ جیسا امام یہ بات کہے! حالانکہ حضرت عمر نے اس کی حرمت کا فتویٰ دے دیا ہے آپ کو یہ زیبا نہیں کہ جس چیز کی حرمت حضرت عمر نے بیان کی ہو اسے آپ حلال کریں۔

امام باقر نے کہا: تو عمر کے قول پر رہ میں رسول اللہ کے قول پر کاربند ہوں۔ پہلی بات قول رسول ہے اور تیرے صاحب عمر کا قول باطل ہے۔

ابن عمیر نے کہا: کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی عورتیں، لڑکیاں پھوپھیاں یہ فعل کریں۔

امام باقر نے یہ بات سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا حضرات! کیا کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی تسلیم کر سکتا ہے کہ ایسی گندی روایات آئمہ اطہار کی طرف منسوب کی جائیں؟

مرزا جی متعہ کا مسئلہ نہ چھیڑتے تو آپ کی تہذیب کا بھانڈا نہ پھوٹتا اس سے بیہودہ تر یا مزید اور روایتیں بیان کرتا لیکن مجھے حیا مانع ہوتی ہے، بہت سی پاکدامن عورتیں موجود ہیں ان کے سامنے ایسی بیہودہ روایات کا بیان کرنا مناسب نہیں۔

متعہ کی حرمت کے متعلق فروع کافی کی حدیث دیکھ لیجئے! جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ میں ہے:

عن المفضل قال: سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في المتعة دعوها اما يستحي احد كم ان يرى في موضع العورة فيحمل ذالك

علی صالحی اخوانه واصحابه

یعنی مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے تھے: متعہ چھوڑ دو کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ کوئی شخص عورت کی شرمگاہ دیکھے اور اس کا ذکر اپنے بھائیوں اور احباب سے کرے۔

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا ہے:

کتب ابو الحسن علیه السلام الی بعض موالیه لا تلحوا علی المتعة انما علیکم اقامة السنة فلا تشغلوا بها عن فرشکم وحرائرکم فیکفون ویتبرین ویدعین علی الامر بذالك فیلعن لنا۔

یعنی حضرت ابو الحسن نے اپنے بعض خدام کو کہا: متعہ پر اصرار مت کرو صرف سنت پر عمل کرو! اور اس میں مصروف مت ہو جاؤ جس سے تم اپنی منکوحہ عورتوں اور کنیزوں سے ہٹ جاؤ اور وہ معطل رہیں اور پاکباز رہ کر ہماری دامنگیر ہوں اور اس سے ہم پر لعنت کریں۔

دونوں روایتوں سے ممانعت متعہ ثابت ہو گئی۔

مرزا صاحب خدا سے ڈریے اور توبہ کیجیے!

آپ نے اپنی تقریر میں ام کلثوم کی نسبت انکار کیا ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نہیں ہیں یہ سراسر آپ کی لاعلمی یا دھوکہ دہی کی دلیل ہے جناب والا آپ کی معتبر و مستند کتاب فروع کافی صفحہ ۳۱۱ میں ہے ملاحظہ ہو!

عن سلیمان بن خالد قال: سألت ابا عبد الله علیه السلام عن امرأة توفی زوجها این تعتد فی بیت زوجها او حیث شاءت؟ قال: بل حیث

شات ثم قال: ان علیا صلوات اللہ علیہ لما مات عمر اتی ام کلثوم فاخذ بیدھا فانطلق بھا الی بیتہ۔

یعنی ابن خالد نے امام جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کا خاوند رحلت کر جائے وہ عدت کہاں پوری کرے خاوند کے گھر یا جہاں اس کی مرضی چاہے؟ امام صاحب نے جواب دیا کہ جب حضرت عمر انتقال فرما گئے تو حضرت علی علیہ السلام آ کر ام کلثوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے آئے۔

نیز فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں لکھا ہے:

عن زرارۃ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ذالک فرج غصبناہ۔

زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نکاح ام کلثوم کے بارے میں روایت کی ہے کہ امام نے فرمایا وہ ایک شرمگاہ تھی جو ہم سے چھین لی گئی۔ معاذ اللہ!

قاضی نور اللہ شوستری جس کا مقبرہ آگرہ میں ہے جس زمانہ میں فقیر آگرہ میں مفتی تھا اس وقت اس کی قبر دیکھی تھی ان کے ہاں اس کا مرتبہ شہید ثالث کا ہے مجالس المومنین میں لکھتا ہے:

اگر نبی دختر بہ عثمان داد و علی دختر بہ عمر فرستاد

یعنی اگر جناب رسول اللہ خدا نے اپنی بیٹی عثمان کے حبالہ نکاح میں دی تو مولی علی نے اپنی لڑکی حضرت عمر کے ہاں بھیجی۔

اس کتاب کے صفحہ ۸۸،۸۲ میں ابوالحسن علی بن اسماعیل اثنا عشری سے مروی ہے:

پرسید جبراً آنحضرت (رضی اللہ عنہ) دختر خود را بعمر داد، گفت بواسطہ آنکہ اظہار شہادتین می نمود بزباں واقرار بہ فضل حضرت امیر میکرد۔

آپ کی ان روایات معتبرہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر کے نکاح میں ام کلثوم بنت حضرت علی ہی تھیں ورنہ امام صادق ہرگز نہ کہتے کہ وہ ہم سے غصب کی گئیں اور حضرت علی ان کو اپنے گھر لے آئے علاوہ ازیں بہت سی روایات نکاح ام کلثوم کے متعلق ہیں لیکن اسی قدر سے ہمارا مدعٰی ثابت ہو گیا اس کا انکار بلا دلیل، باطل۔ اگر یہ روایات بے بنیاد ہیں اور محض افتراء و بہتان باندھا ہے تو مرد میدان بنئے! اور ان کتابوں کو آگ میں جھونک دیجئے اور خدا سے ڈر کر توبہ کیجئے!

اور مذہب حقہ اہلسنت وجماعت اختیار کیجئے!

اب چند روایات صحابہ کی شان میں ملاحظہ ہوں۔

فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱ میں ہے:

وحبس عثمان فی عسکر المشرکین وبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المسلمین وضرب باحدی یدیہ علی الاخری بعثمان وقال المسلمون: طوبی العثمان قد طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ واحل، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: ماکان یفعل فلماجاء عثمان قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اطفت بالبیت فقال: ماکنت لاطوف بالبیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یطف

یعنی عثمان غنی کافروں کے لشکر میں قید کر لئے گئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے بیعت لی اور اپنے ایک دست مبارک کو دوسرے دست

مبارک پر رکھ کر حضرت عثمان کی طرف سے بیعت لی مسلمانوں نے کہا کہ عثمان کا کیا اچھا حال ہے کہ وہ کعبہ کا طواف بھی کریں گے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی اور احرام کھولیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے عثمان ایسا نہیں کریں گے پھر جب عثمان آئے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کعبہ کا طواف کیا انہوں نے عرض کی میں ایسا نہیں ہوں کہ کعبہ کا طواف اس حالت میں کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہ کریں۔

حضرات اس روایت سے کیسا مرتبہ عالی حضرت عثمان کا ظاہر ہوتا ہے، ان کے ایمان و اخلاص پر ایسا کامل بھروسہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا کہ ان کی طرف سے غائبانہ بیعت خود اپنے دست اقدس پر لی بھروسہ بھی غیر معمولی نہ تھا بلکہ جب عرض کیا گیا کہ عثمان طواف کریں گے تو فرمایا عثمان ایسا نہیں کریں گے یہ ارشاد نبوی ان کے انتہائی اخلاص پر دلالت کرتا ہے اور ایسا ہی ان سے ظہور میں آیا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ احقاق الحق میں ارشاد فرماتے ہیں:

هما امامان عادلان كانا على الحق ماتا عليه فعليهما رحمة الله الى يوم القيامة۔

یعنی یہ دونوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما امام عادل تھے صاحب انصاف تھے حق پر تھے اور حق پر ہی ان کی موت ہوئی پس ان دونوں پر قیامت تک اللہ کی رحمت ہو!

مرزا جی اگر فی الواقعہ آپ کو حضرت امام جعفر صادق سے عقیدت و محبت ہے اور ان کے ارشادات پر کامل یقین ہے تو آج سے حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو سب و شتم دینے لعن طعن کرنے سے تائب ہو!

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق ان کو مومن کامل امام عادل قائم علی الحق مستحق رحمت سمجھئے!

اور خدائے ذوالجلال سے ڈریئے!

اور اپنے ناپاک اور گندے مذہب سے توبہ کیجئے!

یا اس بات کا اعلان کیجئے کہ امام جعفر صادق نے جو کچھ لکھا ہے وہ غلط ہے!

شائد مرزا جی یہ جواب دیں کہ یہ تقیہ کی بنا پر لکھا ہے۔

تو اے مسلمانو! تمہیں غور کرو جس مذہب کی بنیاد تقیہ پر ہو اس کی ہر بات تقیہ پر محمول ہو ایسے مذہب کا کیا اعتبار بلکہ ائمہ اطہار کی محبت وعقیدت سب تقیہ کی بنا پر ہے ورنہ حقیقت میں بیہودہ خوارج کی طرح دشمن و بدخواہ ہیں۔

خداوند قدوس اپنے کلام پاک میں جن لوگوں کے فضائل کا ذکر فرمائے ان کے یہ دشمن ہیں۔ ملاحظہ ہو ارشاد ہوتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پارہ ۱۱ سورۃ توبہ رکوع ۲)

یعنی سب میں اگلے پہلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرات بلا اختلاف شیعہ وسنی خلفاء ثلثہ مہاجرین اولین سے ہیں آیت سے بھی معلوم ہوا کہ ان حضرات کو کافر منافق کہنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے جو بالیقین کفر

ہے لہذا مہاجرین وانصار جن کے جنتی ہونیکی خبر پروردگار عالم اپنے کلام مقدس میں دے رہا ہے ان کو کافر منافق خائن کہنے والا یقیناً بے ایمان خارج از اسلام ہے کیوں صاحبو! سچ ہے یا نہیں (مجمع کا شور) بیشک! بیشک!

شیعہ مناظر صاحبو! مولوی سید احمد نے کوئی دلیل اصحاب دے ایمان دی نہیں دتی میں اٹھ دلیلاں دتیاں نے جنہاں دا کوئی جواب نہیں ملیا۔

اوراق غم ایس دے بھائی دی کتاب اے۔ جنگ احد وچوں نسنا اوہدے وچ ہے۔ شیطان نے اونہاں نوں پھسلا دتا اسی اونہاں نوں کافر نہیں کہندے۔ منافق آخنے ہاں جنگ وچوں بھاگنا منافقاں دی علامت اے۔ عمر نے متعہ نوں حرام کر کے کیڈا لوہڑا مچایا۔ ایہہ مولوی متعہ نوں زنا کہندا اے، کیا پہلوں رسول نے زنا دی اجازت دتی سی؟ فیر تے اصحاب زانی ہوئے نہ، خیر ام کلثوم ابوبکر دی بیٹی سی علی دی نہیں سی۔ توں معاویہ نوں بالکل چھڈ ہی گیا ایں۔ قیامت تک اونہاں نوں ایماندار ثابت نہیں کر سکدا۔ عثمان دے پیرو حنفی دجال دے پیر ہون گے۔

ترمذی وچہ ہے حنظلہ روایت کردا اے:

ابوبکر نے خود منافق ہونے دا اقرار کیتا۔ مؤطا امام مالک وچہ ہے قیامت وچ اللہ اپنے رسول نوں اینہاں دے بارے فرمائے گا:

انك لا تدری ما احدثوا بعدك۔ ثابت ہویا اوہ منافق ہن

(مرتب) مرزا صاحب ایسے حواس باختہ ہوئے کہ بار بار مرغے کی ایک ہی ٹانگ بتا رہے ہیں نہ کوئی دلیل نہ کوئی کام کی بات بھی ہر دفعہ اٹھ کر وہی پہلے خرافات کا اعادہ کر

اس سے حضرات سامعین نہایت بدمزہ ہوئے اور تمام پر ان کی شکست فاش واضح ہو گئی۔

مولانا: برادران گرامی سخت افسوس ہے کہ مرزا جی اپنی عادت نہیں چھوڑتے بارہا عرض کیا گیا ہے کہ بحث سے عدول اور شرائط مجوزہ سے خروج نہ فرمایئے!

لیکن مرزا جی فقیر کے معروضات پر اصلا متوجہ نہیں ہوئے لامحالہ مجھے کہنا پڑے گا کہ مرزا جی نے کبھی اہل علم سے مناظرہ نہیں کیا ہے بھلا یہ کہاں کا اصول ہے کہ آیات قرآنی پیش کروں اور ان کا مقابلہ کیا جائے اوراق غم یا ادھر ادھر کی روایات سے کیوں مرزا جی کیا یہی انصاف ہے؟ قطعیات کے معارض ظنیات اور وہ بھی روایات واہیہ پیش کی جائیں، قطعی کا مقابلہ قطعی سے ہونا چاہیے!

میں نے جو آیات قطعی الدلالت پیش کی ہیں جن میں مجاہدین مہاجرین اور انصار اور متبعین سید الابرار کے جنتی اور ایماندار ہونے پر خدائے قدوس گواہی دے رہا ہے، ایسے ہی آپ کو بھی چاہیے تھا کہ ان صحابہ کرام کے خارج از اسلام ہونے پر قطعی الدلالت کوئی آیت پیش کرتے، آپ نے وہ آیات پیش کیں جن میں منافقین کا حال بیان کیا گیا ہے، آپ اپنا دعوی ملاحظہ فرمایئے! کہ خلفا ثلثہ اور حضرت معاویہ معاذ اللہ! بے ایمان اور خائن غادر تھے لہٰذا آیات وہ پیش کیجیے جن میں ان کا نام بیان کیا گیا ہو حدیث لا تدری الخ میں ایمان سے کہو خلفاء ثلثہ اور حضرت معاویہ کا ذکر ہے اور جب نہیں ہے اور قیامت تک آپ نہیں دکھا سکیں گے کہ احدثوا بعدک سے مراد یہی حضرات ہیں تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس سے مراد آپ کا فرقہ حادثہ ضالہ رفضہ وشیعہ

مرزا جی! آپ کو مسائل کی خبر نہیں جس چیز کی ممانعت من جانب اللہ و من جانب رسول نہ ہوئی ہو اس کا ارتکاب گناہ نہیں جب تک شراب یا متعہ حرام نہیں ہوا جن لوگوں نے پی یا متعہ کیا ان پر کوئی الزام شرعاً عقلاً عائد نہیں ہوتا۔

ہاں! بعد حکم امتناع جو شخص مرتکب ہوگا وہ مجرم و ملزم قرار دیا جائے گا، قانون نافذ ہونے سے پہلے ہر عقل مند ذی ہوش جانتا ہے کہ اگر کوئی کام کیا جائے تو جرم نہیں قانون کی خلاف ورزی جرم و گناہ ہے کیا آپ کو معلوم نہیں سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کے عہد میں شیث علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے بہن بھائی کا نکاح جائز تھا، لیکن اس وقت آپ کے نزدیک بھی حرام ہے، کیا کوئی عقلمند اس پر اعتراض کر سکتا ہے؟ ہاں آپ کا سا دل و دماغ والا آدم علیہ الصلاۃ والسلام و شارع علیہ الصلوٰۃ پر بھی معترض ہو سکتا ہے۔ مرزا جی شرم باید کرد!

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی　　بہن بچو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج حیا کران سے　　کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اول اسلام میں شراب پی جاتی تھی بعد میں حرام ہوگئی چنانچہ نشے کی حالت میں نماز میں سولی علی سورۃ کافروں کو الٹا سیدھا پڑھ گئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى

پھر بعد کو حرام کردی گئی یوں ہی متعہ بھی شروع میں موقعہ جہاد میں جائز تھا اور بعد میں مطلقاً حرام کر دیا گیا جس کو واضح طور پر قرآن کریم اور اثناعشری کی معتبر روایات سے ثابت کر چکا ہوں۔ اب میں اصل مدعیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا اور نہ ہی ان کی یہ شان ہے اس

مجید میں تو یہ وارد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

تم بہتر ہو سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران)

اگر معاذ اللہ بقول مرزا جی اصحاب اربعہ اور ان کے ساتھیوں کو کافر منافق مانا جائے تو یہ آیت کریمہ غلط ثابت ہوتی ہے آیت مبارکہ میں حاضر کا صیغہ ہے حاضرین ہی اس کے مصداق ہیں مرزا جی حضرت علی اور ان کے تین چار ساتھیوں کو آیت کا مصداق بنا کر کام نہیں چلے گا۔ وہ تو اپنے زمانہ خلافت میں بھی احکام دین کا اجرا نہ کر سکے بلکہ کہہ دیا کہ اگر ایسا کروں تو سارا لشکر مجھ سے جدا ہو جائے گا۔

ملاحظہ ہو روضہ کافی صفحہ ۲۹ لکھا ہے:

ولو حملت الناس علی شرکها وحولتها الی موضعها والی ما کانت فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم لتفرق عنی جندی

حضرات گرامی اصحاب اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مومن کامل ماننا اس قدر ضروری ہے کہ کوئی مسلمان ان کے ایمان کا انکار کرنے کے بعد قرآن کریم پر اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکتا پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد ان حضرات کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تمام صحابہ کرام نے ان سے برضا و رغبت بیعت کی۔ اور اپنا خلیفہ تسلیم کیا۔

احتجاج طبرسی ان کی مستند کتاب ہے اس کے صفحہ ۴۸ میں لکھا ہے:

ومامن الائمة احد بايع مكرما غير عليٍ وار بعتنا۔

یعنی امت میں ایسا کوئی نہیں جس نے بغیر رضا و رغبت بیعت کی ہو سوائے علی اور ہم چار شخصوں کے۔

چنانچہ خود مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ایک خط میں بیعت کا اقرار کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت معاویہ کی طرف بھیجا بلکہ ساتھ ہی ان کی خلافت حقہ کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔

نہج البلاغہ جز ۲ صفحہ ۸ میں ہے:

ومن كتاب له عليه السلام الى معاوية انه بايعنى القوم الذين بايعوا ابابكر وعمر وعثمان على ما بايعوهم عليه فلم يكن للشاهد ان يختار ولا للغائب ان يرد وانما الشورى للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذالك لله رضى فان خرج عن امرهم خارج بطعن اوبدعة ردوه الى ماخرج منه فان ابى فاقتلوه على اتباعه غير سبيل المؤمنين وولاه الله ماتولى ولعمري يا معاوية لئن نظرت بعقلك دون هواك لتجدنى ابرء الناس من دم عثمان ولتعلمن انى كنت فى عزلة عنه الا ان تتجنى فتجن مابدالك۔

یعنی فرمان امیر علیہ السلام کا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بے شک مجھ سے اسی قوم نے بیعت کی ہے جس نے ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم سے کی تھی اور اسی امر خلافت پر بیعت کی ہے جس پر حضرات مذکورہ کی وقوع میں آئی اب کسی شخص حاضر و غائب کو اختیار اور مجاز نہیں کہ وہ کوئی علیحدہ طریقہ اختیار کرے یا اس کی تردید کرے مشورہ

امامت مہاجرین وانصار ہی کا حق ہے جس شخص کو انہوں نے باتفاق اپنا امام بنالیا تو یہ رضا الٰہی ہے اگر کوئی خارج ہو کر طعن زنی کرے یا نئی راہ اختیار کرے تو مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کو واپس لائیں جہاں سے وہ نکلا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کریں کیونکہ اس نے مسلمانوں کے خلاف راہ اختیار کی اور اللہ تعالیٰ اس کی پھیر دے گا جس کی طرف وہ پھرا۔ اور اے معاویہ! مجھے اپنی جان کی قسم اگر تم عقل سے غور کرو گے تو مجھے ضرور خون عثمان سے بری پاؤ گے اور تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میں اس سے علیحدہ تھا۔

حضرات دیکھئے! مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کس تصریح کے ساتھ نام بنام اصحاب ثلٰثہ کی خلافت حقہ کا اقرار کرتے ہیں ان کی خلافت کے منکر کو واجب القتل قرار دیتے ہیں حضرت معاویہ سے قسمیں کھا کر خون عثمان سے اپنی برات ظاہر کرتے ہیں کیا اس سے زیادہ صاف گواہی ان کے ایمان کی اور ہو سکتی ہے؟

لیکن بات یہ ہے کہ یہ فرقہ یہودہ ملاعنہ بے ہودہ کا بگاڑا ہوا ہے انہیں لاکھ سمجھایئے کتنے ہی دلائل و براہین سنایئے! یہ اپنی دشمنی وعداوت سے باز نہیں آئیں گے۔ آپ سن چکے ہیں حق تعالیٰ اصحاب کرام کو خیر الامۃ بتا رہا ہے گویا خدائے قدوس کو جھلاتے ہیں تو جس گروہ کو خیر الامۃ کے مقدس لقب سے فرما رہا ہے وہ تو شر الامۃ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے کیوں بھائیو! یہ خدا کی خبر معتبر جس میں کذب و دروغ کا شائبہ بھی نہیں جھٹلاتا ہے یا نہیں؟

(مجمع کا شور) بیشک بیشک میرے نزدیک جس مذہب وملت کے افراد سے دریافت کرو گے کہ تم میں سے افضل واعلیٰ اور خدا رسیدہ اور ذوق مذہب چشیدہ کون

ہے تو وہ بلا ساختہ یہی کہے گا جو اپنے مقتدا و پیشوا کی تعلیم کا صحیح مرقعہ ہے عیسائی اس کو افضل بتائیں گے جو عیسیٰ علیہ السلام کے متبع تھے موسوی اُن کو جو ان کے متبع تھے۔

اگر مرزا صاحب سے پوچھا جائے تو یہ کہیں گے بدترین مخلوقات معاذ اللہ وہ تھے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع نبوت کے پروانہ تھے جو آقا دو عالم کے قدموں پر جان و مال قربانی کرتے تھے یعنی خلفاء راشدین و مجاہدین وانصار۔

کیوں صاحبو! جب مرزا جی کے نزدیک بجز چار پانچ اشخاص کے سب کے سب اسلام سے پھر گئے اور ایمان چھوڑ بیٹھے تو وہ بقول مرزا جی بدترین خلائق اور شر الامۃ ہوئے یا نہیں۔

(مجمع کا شور) لعنت ہے ایسے مذہب پر۔

حضرات! مرزا جی نے یہ بھی اپنی تقریر میں کہا ہے کہ دجال کے پیرو حنفی ہوں گے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔

اس کا بطلان ان کی معتبر کتاب روضہ کافی صفحہ ۱۲۶ میں ملاحظہ فرمایئے!

عن محمد بن علی الحی قال سمعت ابا عبد اللہ یقول: اختلاف بنی العباس من المحتوم والنداء من المحتوم وخروج القائم من المحتوم ثلث وکیف النداء؟ قال: ینادی مناد من السماء اول النہار الا ان علیا علیہ السلام وشیعتہ ھم الفائزون قال: وینادی مناد آخر النہار الا ان عثمان و شیعتہ ھم الفائزون۔

یعنی امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی عباس میں اختلاف حق ہے آسمان سے آواز کا آنا حق ہے امام مہدی کا آنا حق ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا ندا کی کیفیت

نے فرمایا۔ آسمان سے ایک منادی اول نہار میں پکارتا ہے کہ تحقیق علی اور اس کا گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں اور آخر دن میں پکارنے والا صدا دیتا ہے کہ تحقیق عثمان کا گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

سبحان اللہ امام صادق نے ہر دو گروہ کو جنتی بتایا ہے اور اس کا مصداق بفضلہٖ تعالیٰ احناف کرام ہیں۔ والحمد للہ علی ذالک۔

وقت ختم

رافضی مولوی سید احمد کہندا اے۔

پہلاں شراب حلال سی تے فیر رسول بھی پیندے ہون گے۔

پہلاں ماں، بہن دے نال زنا بھی جائز ہوگا کیونکہ حضرت توں ایہہ زنا آ خدائے نہیں بلکہ شراب عمر پیندا سی، پہلاں بڑا شرابی سی ایہہ آ خدا اے۔

آدم دی شریعت وچ بہن بھائی دا نکاح جائز سی کیڈا لوہڑ مچایا سو، کدے بھی کسے شریعت وچ بہن بھائی دا نکاح جائز نہیں ہویا۔

ایس مولوی دے مذہب وچہ جائز ہوے گا!

تاں رسول بھی شراب پیندے ہون گے۔

میں بارہ دلیلاں دتیاں نے چار جنیاں نوں منافق بے ایمان ثابت کردا ہے معاویہ دا اج تک ایس نے ذکر نہیں کیتا۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ چار جنیاں دے متعلق نہیں بلکہ مومناں دے متعلق اے۔

عثمان لڑائیاں وچوں نس گیا۔

دیکھو بخاری تے اوراق غم، روضہ کافی دی روایت ایس طرح اے کہ

شیطان آواز دے گا کہ عثمان دے پیرو دجال دی پیروی کرن گے۔

شیعہ دے متعلق هُمُ الْفَائِزُوْنَ آواز آوے گی۔

بخاری توں دیکھ لو فاطمہ بی بی ابوبکر تے ایسی ناراضگی ہوئی مردے وقت تک

کلام نہ کیتی او جس دے نال فاطمہ ناراض ہوئے اس دے نال خدا بھی ناراض فاطمہ نوں

دفن بھی رات نوں کیتا کہ ایہہ لوگ جنازہ بھی نہ پڑھن جنازے دی اجازت وی نہ

دتی۔

مولانا حاضرین جلسہ آپ پر بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ میرے بیان کردہ دلائل قاہرہ

وشواہد باہرہ عبارات ظاہرہ کا جواب مرزا جی کے پاس نہیں۔ ایران وتوران تک کے

مجتہدوں کو جمع کرلیں تو وہ بھی اپنا ایمان قرآن حکیم پر ثابت نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کوئی عیب ثابت کر سکتے ہیں مرزا جی شروع سے

اب تک شرائط مجوزہ کی خلاف ورزی کرتے چلے جارہے ہیں۔

کاش اس وقت صدر صاحب حکومت وسلطنت ہوتا تو مرزا جی کو ضرور تبدیل

مذہب پر مجبور کرتا اور فقیر نے بفضلہ تعالیٰ اب تک جس قدر دلائل پیش کیے ہیں قرآن

کریم کے علاوہ تمام تر کتب معتبرہ اثنا عشریہ سے حسب شرائط مجوزہ منظورہ مرزا

صاحب پیش کیے ہیں مرزا صاحب نے کسی ایک عبارت و آیت کے متعلق کوئی جرح

تنقید نہیں کی مرزا صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ حضرت بتول زہرہ فاطمہ

اکبری حضرت صدیق اکبر سے مرتے دم تک ناراضی رہیں مرزا جی کچھ عقل و دیانت سے کام لیجئے! لیکن جب ایمان ہی نہیں تو عقل کہاں حضرات مرزا جی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرہ باغ فدک نہ دینے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں۔ اس لئے معاذ اللہ حضرت صدیق خاکش بدہن مومن...... تف ہے اس کی ذہنیت پر۔ کیوں صاحبو! امت کیلئے تو ارشاد نبوی ہے کہ تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا مومن کا کام نہیں دنیوی معاملات میں اگر ناچاقی یا شکر رنجی ہو جائے تو فوراً مصالحت کرلے ورنہ حدیث میں آیا ہے کہ شب براۃ اس کے اعمال معلق رہتے ہیں اور اس کے گناہ معاف نہیں ہوتے اور بقول ان کے حضرت فاطمۃ الزہرہ جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم محض باغ نہ ملنے پر عمر بھر مرتے دم تک بات نہ کریں اور بغض و عداوت لے کر دنیا سے جائیں۔ حاشا و کلا یہ شان فاطمہ زہرہ کی ہرگز نہیں بھلا وہ ارشاد مصطفوی کے خلاف کر سکتی تھیں؟

حضرات اصل واقعہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد خاتون جنت فاطمہ زہرہ نے باغ فدک طلب کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمان مصطفوی سنایا:

اِنَّا مَعْشَرُ الْاَنْبِيَاءِ لَانَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ.

یعنی ہم گروہ انبیاء ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہیں اور نہ ہمارا کوئی وارث جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

فاطمۃ الزہرہ نے اس فرمان نبوی کو سن کر سکوت فرمایا اور پھر اس بارہ میں کبھی بھی حضرت صدیق سے کلام نہ کی حتی کہ آپ دار دنیا سے رحلت فرما گئیں۔

فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ میں ہے:

وَلَا تَكَلَّمْتُ يَعْنِىْ فِىْ ذَالِكَ الْمَالِ۔

اور ایسا ہی بعض مشائخ سے ترمذی میں منقول ہے:

اِنَّ مَعْنٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا اُكَلِّمُكُمَا اَىْ فِىْ ذَالِكَ الْمَالِ۔

خاتون جنت کی یہ شان کیسے ہو سکتی ہے اور مال دنیا ان کی نظروں میں کیا وقعت رکھتا ہے یہ کام دنیادار لالچیوں کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محبت کے پردہ میں اہل بیت کو دشنام دے رہے ہیں

بدنام کر رہے ہیں

ان کی توہین کر رہے ہیں

اور اگر بغرض غلط مان بھی لیا جائے کہ فاطمہ زہرہ صدیق اکبر سے ناراض تھیں تو آپ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بارہا ناراض ہوئیں

ایک دفعہ جب حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا قصد کیا۔

دوسری بار جب ایک باندی سے بغل گیر ہوئے۔

تیسری مرتبہ خلافت کے بارہ میں

چوتھی مرتبہ جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو مار کھاتے ہوئے حملہ کرتے ہوئے دیکھا اور مدد نہ کی تو رسول مقبول کی بیٹی ایسی ناراض ہوئیں کہ مولی علی کو جنین خانہ نشین بھگوڑا خائن سب کچھ کہا۔

مرزا جی فرمایئے! کیا حضرت علی بھی معاذ اللہ تمہارے نزدیک ایسے ہی ہیں

جیسے تمہارے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں ان پر ایک آن کیلئے موت طاری ہوئی پھر مثل سابق حضور اقدس بجسدہ العنصری قبر شریف میں زندہ ہیں۔ ترکہ تقسیم ہوتا ہے مردہ کا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت زندہ ہیں تو آپ کے مال کی تقسیم کیسے یہی وجہ ہے کہ ازواج مطہرات امہات المومنین سے قیامت تک کسی کو نکاح کرنا حلال نہیں (مجمع کاشور) جزاك الله جزاك الله! تمہارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردہ ہوں گے حضرت فاطمہ الزہرہ کا یہ ہرگز عقیدہ نہیں اب میں اصل بحث کی طرف آتا ہوں اور فضائل صحابہ میں آیات قرآنی پیش کرتا ہوں۔

ارشاد ہوتا ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی! جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ میں رب العزت اپنے حبیب پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتا ہے اے نبی محترم کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے تو اگر بفرض غلط یا بقول کلرک صاحب بہادر حضرات خلفاء ثلثہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم مومن...... کافر و منافق......

تو کیا مرزا جی مہاراج کوئی آیت یا حدیث یا کسی تاریخ وسیر کی روایات سے یہ دکھا سکتے ہیں کہ ان مقدس ہستیوں کے خلاف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

تئیس (۲۳) سالہ نبوت میں کبھی بھی علم جہاد بلند کیا اہل بیت اطہار کی معیت میں ان کے خلاف فوج کشی کی مومنوں کو ان کے ساتھ مقاتلہ کرنے کا حکم دیا؟

فَأْتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ۞ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۞

مرزا جی تمہیں اہل بیت کی قسم بہت جلد کوئی آیت یا حدیث خلفاء ثلثہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے نام دکھاؤ! اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ تم قیامت تک آیات و احادیث تو کجا کوئی تاریخی شہادت بھی نہیں پیش کر سکتے لہٰذا میں خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ اس مذہب نامہذب کو چھوڑ دیجئے اور صحیح راستہ اختیار کیجئے! قیامت قریب ہے اور اللہ حسیب ہے۔

دیکھئے! ان کا مولیٰ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں ان سے کیا کیا وعدے فرماتا ہے ارشاد ہوتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (پارہ ۱۸ سورہ نور)

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

حضرات خلفاء ثلثہ اور امیر معاویہ اگر مومن نہ ہوتے جیسا کہ ان رافضیوں کا

اور مرزاجی کا گندہ عقیدہ ہے تو ان کو عرصہ دراز تک خلافت کے منصب جلیل پر کس نے فائز کیا؟

تمام ملک عرب میں کس کا دور دورہ تھا؟

قیصرو کسریٰ نام سے لرزہ براندم تھے؟

کس کے رعب وداب حکومت سے قیصر شاہی لرزتے تھے؟

وہی نا جن کو مرزاجی کافر منافق خائن غیر مومن کے لقب سے یاد کرتے ہیں مرزاجی خدا سے ڈرو! اگر یہ ایمان دار مومن گر مسلم ساز نہ تھے تو ان آیات کا مصداق کون ہوا۔ فقط حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہو نہیں سکتے تمام صیغے آیات کے جمع کے ہیں کم ازکم افراد جمع تین ہیں اور تین ہی افراد امتنازعہ فیہ ہیں متکلم کی ضمیر بھی جمع حاضر کی ہے۔ اب فرمایئے! حضور انور کی پاک زندگی میں جو حضرات مشرف با ایمان ہوئے ان میں سے کون سریر خلافت پر متمکن ہوا تمام عرب وعجم کس کے زیر نگین اور تحت تصرف رہا؟ کیوں نہیں کہتے کہ وہ مقدس ہستیاں یہی اصحاب ثلثہ ہیں جن کو رافض کوستے ہیں قسم قسم کی گالیاں دیتے ہیں۔

اعاذنا اللہ تعالی عن ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ الکاسدۃ

اور ملاحظہ ہو ارشاد ہوتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (پارہ ۲۶ سورہ فتح رکوع ۱۲)

محمد اللہ کے رسول ہیں ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور آپس میں نرم

دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدہ میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

عزیزان گرامی! ان آیتوں کا لفظی ترجمہ تو سن لیا اب اس کی تفسیر سنو اور ایمان تازہ کرو اس آیت کریمہ میں رب العزت جل مجدہ اپنے محبوب تاج دار عرب وعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اخلاق حمیدہ وعادات پسندیدہ اوصاف جمیلہ کی خبر دیتا ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ سے اگرچہ تمام صحابہ کرام مراد ہیں لیکن ایک تفسیر یہ ہے کہ معہ سے مراد حضرت صدیق ہیں کہ حضور کے ساتھ غار ثور میں وقت ہجرت رہے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مراد حضرت فاروق اعظم ہیں رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے مراد حضرت عثمان ہیں تو ہُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا الخ سے مراد حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہیں اس تفسیر کے لحاظ سے ترتیب خلافت بھی ثابت ہوتی ہے اور نہ صرف خلفاء الراشدین اصحاب کرام کا مومن ہونا تو یقینی طور پر ثابت ہو گیا اب مرزا جی بتائیں کہ یہ اوصاف جن کے قرآن حکیم بیان کر رہا ہے وہ مومن ہیں؟

یقیناً یہی حضرات ہیں جن کو یہ نہیں مانتے۔

مرزا جی خدائے قدوس کی مانیں یا تمہاری؟ اس کا ارشاد ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۞ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۞

اللہ سے زیادہ سچی بات کسی کی نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی سچا نہیں

لہٰذا جب پروردگار عالم جل مجدہ اصحاب کرام کو ان عظیم الشان صفتوں سے یاد فرما رہا ہے تو آپ یقیناً تکذیب قرآن کریم کرنے کی وجہ سے بے ایمان خارج از اسلام ہیں۔

رافضی میرے کسے سوال دا جواب ہن تک نہیں ملیا۔

میریاں دلیلاں دا کوئی جواب نہیں ملیا میرا کوئی سر نہیں پھریا ہویا۔

لیکن تسی ضد دے کتے اور کسے دلیل نوں نہیں مندے، مروان نوں عثمان نے سالہ بنا کر بلا لیتا اور میر منشی بنالیا۔

عمر نے متعہ حرام کردتا جنگ حنین وچوں بھی نس گئے اوراق غم نوں کھول کے پڑھوا میں ہائیکورٹ دا فیصلہ سنادتا تحصیلدار دا فیصلہ کچھ وقعت نہیں رکھدا۔

ابوبکر نال بی بی فاطمہ چھ مہینے غصے رہی یا ابوبکر مومن نہیں یا فاطمہ نہیں فیر اگر رسول مردہ نہیں سی تے قبر وچ کیوں دفن کیتے گئے بخاری وچ ہے تے کفن دفن ہویا ثابت ہویا میراث ملنی سی کیونکہ رسول فوت ہوگئے سا ہن۔

حنظلہ نے روایت کیتی اے ابوبکر نے خود اقرار کیتا کہ میں منافق ہاں۔ حنفی کتاباں وچ قرآن دا بول نال لکھنا جائز ہے، لیکن ایہہ مولوی انکار کروااے وغیرہ وغیرہ بیہودہ خرافات۔

وقت ختم

مولانا: حضرات بحمد اللہ تعالیٰ! فقیر نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قرآن کریم اور اثنا عشریہ کی معتبر و مستند کتب سے اس قدر دلائل واضح پیش کئے اور آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ اصحاب اربعہ کس درجہ کے کامل الایمان تھے ان کے باہمی تعلقات کا بھی آپ کو علم ہو چکا ہے برخلاف اس کے فاضل مناظر اب تک

جواب دینے سے قاصر رہے شرائط مناظرہ کے خلاف خارج از مبحث لا طائل باتیں شروع کردیں جن کا ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ جواب بھی کافی شافی دے دیا ہے، مرزا جی بار بار ایک ہی راگ کو الاپتے رہے ہیں۔

کتب شوافع کا پیش کرنا شرائط مجوزہ کے خلاف ہے قاضی خان کی عبارت خارج از مبحث ہے اوراق غم ایک تاریخی رسالہ ہے غرضیکہ ایک بھی کتاب حنفی المذہب کی دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکے اور طرفہ یہ ہے کہ آپ بار بار ہر تقریر میں فرماتے ہیں کہ میری کسی دلیل کا جواب نہیں ملا۔

حضرات کرام! مجھے آپ کی اچھی طرح ذہن نشین کرانا ہے آپ سنتے جائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

دوسرا دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غمگین نہ ہو! بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پارہ ۱۰ سورہ توبہ)

یہ آیت کریمہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہوئی اللہ اکبر ہجرت کے سفر کی رفاقت انہیں کو نصیب ہوئی۔ اس واقعہ پر نظر ڈالنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صدیق اکبر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رفیق خاص اور محرم راز تھے، آپ کی سچی وفاداری اور رازداری پر سرکار مدینہ کو کامل یقین تھا۔ جان نثاری پر پورا وثوق تھا۔ کیا ایسی ہستی کے نفاق کا شبہ ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلا! اپنی لخت جگر نور بصر بھی حضور کی غلامی میں دیدی بارگاہ خداوندی سے ان کو اُولُو الْفَضْلِ کا خطاب ملا، دربار نبوت سے خلافت و امامت کا خلعت عنایت ہوا،

مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ کا حکم الٰہی کے بارے میں ہوا اور اسی لئے حضرت علی نے فرمایا کہ جب حضور نے صدیق کو دین کا امام بنادیا تو دنیا کا امام ہم کیوں نہ مانیں؟

اب رہی حضرت حنظلہ والی حدیث مرزائی حدیث کے آخیر کے جملے بھی سنائے ہوتے جس سے شان صدیقی عیاں ہوتی ہے، لیجئے اسے میں ہی کیوں نہ سنادوں پوری حدیث، سنن ترمذی میں ہے:

عَنْ حَنْظَلَۃَ الْاَسَدِیِّ وَکَانَ مِنْ کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ: مَالَکَ؟ یَا حَنْظَلَۃُ! قَالَ: نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا اَبَا بَکْرٍ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَۃَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا فَقَالَ: فَوَاللّٰہِ اِنَّا کَذٰلِکَ، اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَکَ یَا حَنْظَلَۃُ! قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ حَتّٰی کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَۃَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِھَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ عَلٰی فُرُوْشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃٌ وَّسَاعَۃٌ۔

حنظلہ اسدی سے روایت ہے اور وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے وہ حضرت صدیق اکبر کے پاس سے روتے ہوئے گئے صدیق

اکبر نے کہا: اے حنظلہ تمہیں کیا ہوا؟

عرض کیا: حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ اے صدیق اکبر! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور حضور ہم کو دوزخ وجنت کی یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب واپس آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کام کاج میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: بخدا میرا بھی یہی حال ہے۔

چلو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں! پس ہم دونوں حاضر دربار ہوئے حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر دریافت کیا۔

اے حنظلہ کیا بات ہے؟

عرض کی حضور حنظلہ منافق ہوگیا ہے ہم حضور کی خدمت میں ہوتے ہیں اور حضور ہمیں دوزخ وجنت اس طریقہ سے یاد دلاتے ہیں کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں جب ہم واپس لوٹتے ہیں بال بچوں اور کام کاج میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری وہی حالت رہے جس حال میں میرے پاس سے جاتے ہو تو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بستروں پر اور تمہارے رستوں میں لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے۔

حضرات! اس حدیث پر طعن کر کے مرزاجی نے اپنی نادانی کا ثبوت دیا ہے اس واقعہ سے حضرت حنظلہ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کا کمال ایمان اور خوف خشیت

ابھی ثابت ہو رہی ہے وہ صرف اس بات پر کانپ رہے تھے۔ کہ گھروں میں آ کر ہماری وہ حالت نہیں رہتی جو حالت دربار نبوت میں ہوتی ہے۔

ان کی بڑی معتبر کتاب احتجاج طبرسی ملاحظہ ہو۔

لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَلٰكِنْ اَبَابَكْرٍ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ۔

یعنی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے فضائل کا منکر نہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ صدیق اکبر فاروق اعظم سے افضل ہیں۔

سبحان اللہ! یہی عقیدہ بفضلہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ شائد مرزا جی اس روایت کو بھی تقیہ پر محمول کر کے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی شان گھٹائیں۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی وہ مقدس ہستی ہیں کہ جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ

اگر میرے بعد سلسلہ نبوت ختم نہ ہو جاتا تو عمر بن الخطاب نبی ہوتے۔

اور فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ

یعنی اللہ عزوجل عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتا ہے۔

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے۔

چنانچہ آپ نے آج بھی اس بات کا مشاہدہ کیا ہے۔

دیگر ملا باقر مجلسی بحار الانوار جلد ۴ میں یوں روایت کرتا ہے: ملاحظہ ہو!

عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ.

یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: الٰہی اسلام کو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے اسلام لانے سے عزت بخش

پس حضور سرور عالم کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے ان کی بدولت اسلام کو وہ غلبہ نصیب ہوا کہ کفار قریش کی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔ اور حوصلے پست ہو گئے۔ ان کی خدمات اسلامی پر نظر ڈالنے سے شوکت اسلام کا پتہ چلتا ہے۔

کیا مرزا جی کے ناپاک حملوں سے ان کی شان عالی کم ہو جائے گی؟

ہرگز نہیں۔ مسلمانو! کتوں کے عف عف کرنے سے چاند کی شان میں فرق نہیں آتا خدا کرے ان کو توبہ نصیب ہو! اور ان کی غلامی اختیار کیں ورنہ قیامت کو احکم الحاکمین کے سامنے کھڑے ہو کر ان کو جواب دینا پڑے گا تو حقیقت عیاں ہوگی۔ ع

آج لے ان کی پناہ آج حیا کر ان سے کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

وقت اجازت نہیں دیتا ورنہ جی چاہتا ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا فوٹو آپ کے سامنے پیش کروں قسم بخدا وہ وہ کارہائے نمایاں اور خدمات سرانجام دی ہیں کہ جن کے سننے سے قوت ایمان جوش مارتی ہے فقیرانہ لباس میں اسلام کی وہ شان دکھائی کہ قیصر و کسریٰ نام سن کر تھراتے۔

عدل وانصاف کے دریا بہادئے۔

اپنے بیگانے سے یکساں سلوک کیا۔

مولی علی کرم اللہ وجہہ کیساتھ جو رابطہ واتحاد ان کا تھا وہ ام کلثوم کے نکاح اور مولی علی اور دیگر ائمہ اطہار کے ارشادات سے آپ پر واضح ہو گیا ہے۔ مزید ثبوت کی حاجت نہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا فخر حاصل ہونا معمولی فضیلت نہیں بلکہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں جس مقدس ہستی کے نکاح میں آئیں وہ سوائے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اور کوئی نہیں۔

شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ نہج البلاغۃ جلد اول صفحہ ۳۷۲ پر اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

مَا اَعْرِفُ شَیْئًا تَجْهَلُهٗ وَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی شَیْءٍ لَا تَعْرِفُهٗ اِنَّكَ مُتَعَلِّمٌ مَا اَعْلَمُ، مَا سَبَقْنَاكَ اِلٰی شَیْءٍ نُخْبِرُكَ عَنْهُ وَلَا خَلَوْنَا بِشَیْءٍ فَنُبَلِّغَكَ قَدْ رَاَیْتَ مَا رَاَیْنَا وَسَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا صَحِبْنَاهُ وَمَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْلٰی بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَقْرَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَشِیْجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهٖ مَا لَمْ یَنَالَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا:

میں کوئی ایسی بات نہیں جانتا جسے آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ہی آپ کو کوئی ایسی بات سناتا ہوں جسے آپ نے نہ سنا ہو جیسے ہم کو صحبت رسول اللہ نصیب ہوئی ویسے

ہی آپ کو بھی حاصل ہے اور صدیق اکبر اور عمر فاروق آپ سے زیادہ حامل حق نہ تھے بلکہ ان دونوں سے زیادہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ ہے اور آپ کو دامادی پیغمبر خدا کا وہ فخر حاصل ہے جو ان دونوں کو نہیں ہے۔

حضرات کرام! غور کیجئے! یہ کیسی زبردست شہادت ہے مولیٰ علی نے کس وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ علم معلومات میں حسب ونسب میں اور صحابیت میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہم سے مساوات حاصل ہے۔

اب آپ لوگ ہی انصاف کریں! کہ مرزا جی کی بکواس کو سنیں یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد بجالاویں (مجمع کا شور)

لعنت ہے مرزا پر اور اس کے مذہب پر اس کا آپ اب تذکرہ ہی نہ کریں آج ہماری خوب تسلی ہوگئی ہے، جزاك الله جزاك الله! آپ بیان فرماتے جائیں!

حضرات! معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اعلیٰ مرتبہ کے صحابی ہیں جدی بھائی ہونے کے علاوہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔

دربار رسالت میں کاتب وحی کے عہدہ پر ممتاز رہے۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔

لشکر اسلامی کی سپہ سالاری کا منصب جلیل بھی آپ کو عطا ہوا۔

آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن کے بیان کی اس وقت گنجائش نہیں۔ آیات قرآن کریم سے ان کا مومن کامل اور جنتی ہونا ثابت کر چکا ہوں نہج البلاغہ کے صفحہ ۳۲۶ میں جو خط علی مرتضیٰ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق تحریر فرمایا سناتا ہوں۔

وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَهُ إِلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ يَقْتَصُّ بِهِ مَا جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِ صِفِّينَ وَكَانَ بَدْءُ أَمْرِنَا أَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَدَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ وَلَا نَسْتَزِيدُهُمْ فِي الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَلَا يَسْتَزِيدُونَنَا الْأَمْرُ وَاحِدٌ إِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ بُرَاءُ

حضرت علی اپنی تحریر میں جو انہوں نے جنگ صفین کے متعلق مختلف بلاد و امصار میں بھیجی لکھتے ہیں:

ہمارے معاملہ کی ابتدا یوں ہے کہ ہمارے اور اہل شام کے درمیان جنگ ہوئی اور یہ ظاہر ہے کہ ہم دونوں فریق کا ایک خدا ایک رسول ہے ہمارا اور ان کا دعویٰ اسلام بھی ایک ہے نہ ہم ان سے عقیدہ توحید و رسالت میں زیادہ ہیں نہ وہ ہم سے طالب زیادتی ہیں بات ایک ہی ہے اختلاف صرف خون عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے حالانکہ ہم اس سے بری ہیں۔

سبحان اللہ! حضرت علی مرتضیٰ کی تحریر سے ثابت ہو گیا ہے کہ اسلامی عقائد میں وہ دونوں یکساں تھے۔ ہٹ دھری کا علاج نہیں ورنہ اہل انصاف کیلئے اس قدر کافی ووافی ہے۔

حضرات گرامی! خدائے قدوس اپنی کتاب پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۞

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں نبی پر اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں

نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا اور اس کے قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرات سادات کرام اللہ رءوف رحیم نے جن مقدس ہستیوں پر سایہ رحمت کیا یہی حضرات اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے تنگی اور مشکل کے وقت حضور کا ساتھ دیا اور اپنے جان و مال فدا کیے۔

میں مولیٰ تعالیٰ سے دست بدعا ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور جمیع اہل اسلام کو اپنے نبی محترم حبیب اکرم ختم رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مومن کامل بنا دے دین اسلام پر قائم دائم رکھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا سچا غلام بنا دے اور اسی حال پر موت ہو! آمین ثم آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

مرتب

دعا کا ختم ہونا تھا کہ چاروں طرف سے مبارک مبارک اور نعرہ تکبیر و رسالت بلند ہوئے، احناف کرام جوش مسرت سے آپس میں بغل گیر ہوئے حضرت مولانا کی قدمبوسی کرنے کے لئے ایک پر ایک گرتا تھا۔

ہر شخص خوشی میں پھولا نہ سماتا تھا۔

آفتاب قریب بہ غروب تھا لہٰذا بہت جلد نماز عصر ادا کی۔

ادھر رافضی ٹولہ نہایت بے بسی اور بے چارگی کی حالت میں اپنے مناظر مرزا

احمد علی کو حلقہ میں لئے ہوئے تھے کہ جناب جیون شاہ صاحب اعلی نمبردار اور سید یوسف شاہ صاحب وغیرہ حضرات نے ان کو فرمایا:

اب یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ! بے دینو!

آج ہم کو تمہارے مذہب نامہذب کا خوب اچھی طرح حال معلوم ہو گیا ہے غرضیکہ جب لعن طعن سے خوب گت ان کی بنی تو بستر ابوریا لے کر کتابیں سمیٹ کر چلتے بنے، تو جوانوں نے تالیاں وغیرہ سے ان کی خدمت کی۔

حضرت مولانا رات کے بارہ بجے تک قیام پذیر رہے اور حضرات سادات کرام ان کے ارشادات عالیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ سادات کرام نے بہت اصرار کیا کہ آپ تشریف رکھیں کم از کم دو چار دن ہمارے مہمان رہیں۔ لیکن مولانا نے معذرت چاہی کہ سالانہ جلسہ عنقریب ہے جس کی وجہ سے میں مجبور ہوں۔

آخر مولانا کو نہایت عزت واحترام سے خدا حافظ کہا اور مولانا واپس تشریف لائے۔ فقیر بھی ساتھ تھا اس مناظرہ کا یہ اثر ہوا کہ بفضلہ تعالی رفض کا بیڑا تباہ ہو گیا۔

اس کی تفصیل ہم انشاء اللہ ہم اپنے ماہوار رسالہ میں پیش کریں گے!

اہلسنت وجماعت کو خوشخبری

برادران اہلسنت! السلام علیکم۔ مناظرہ معین الدین پور میں شاندار فتح مبین نصیب ہونیکے بعد سادات کرام معین الدین پور نے خاکسار سے درخواست کی کہ ایک ماہانہ رسالہ جاری کیا جائے اور اس میں روافض اور فرقہ مرزائیہ بلکہ تمام گمراہ اور دین اسلام میں رخنہ اندازی کرنے والوں کا پول ظاہر کیا جائے اور مذہب حنفی کی صحیح تبلیغ

گوشہ گوشہ میں پہنچائی جائے!

بحمد اللہ تعالیٰ! ان کی یہ درخواست اور دلی تمنا پوری ہوئی نوجوانان سادات کرام معین الدین پور کی کوشش سے تاجپورہ لاہور میں انجمن معین الدین قائم ہوگئی۔

اس کے زیر اہتمام ماہ انگریزی کی یکم تاریخ کو رسالہ بنام معین الدین زیر سرپرستی حضرت رئیس المناظرین سند المدرسین حامی سنن ماحی فتن استاذی ومولائی علامہ ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور شائع ہوا کرے گا،

لہذا سادات کرام معین الدین پور مدینہ جمال پور گجرات دولت نگر خصوصاً اور دیگر حضرات اہلسنت عموماً اس رسالہ کی خریداری قبول فرمادیں سالانہ چندہ محصول بذمہ خریدار ہوگا۔

ہر مسلمان حنفی کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں سعی بلیغ فرمائے!

خادم اہلسنت ابو احمد فضل حسین شاہ سکریڑی انجمن معین الدین تاجپور لاہور

نوٹ۔ ملک معراج الدین صاحب ومستری مہر دین صاحب چوہدریان تاجپورہ جان ومال سے انجمن ہذا کے معاون ومددگار ہیں۔

اس اشتہار کی اشاعت محض اس کتاب کی تاریخ اور مناظرہ کی کامیابی پر بہترین دلیل کے طور پر ہے ورنہ اب اس کی ضرورت نہ تھی (ناشر)